प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈ جنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड
مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڈ

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
25 YEARS
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444, Sub Editor: Quazi Mujiburahman
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 96 Wednesday 9th April 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com
جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۹۶ رمورخہ ۹/اپریل ۲۰۲۵ء، بروز بدھ، ۱۰/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲/روپے، صفحات: ۴

وقف قانون نافذ، نوٹیفکیشن جاری، تمام عرضیاں سماعت کیلئے منظور

وقف ترمیمی بل ۲۰۲۵ء پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہوا، پھر اسے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی منظوری ملی اور منگل کو اس سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کر کے اسے پورے ملک میں نافذ بھی کر دیا گیا ہے۔

قانون نافذ ہو گیا: مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن کے مطابق وقف ترمیمی قانون ۸/اپریل سے نافذ ہو گیا ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ۵/اپریل کو وقف ترمیمی بل کو منظوری دی تھی، جس کے بعد اس نے قانون کی شکل اختیار کر لی تھی۔ صدر جمہوریہ سے منظوری ملنے کے بعد یہ طے نہیں تھا کہ نیا قانون کب سے نافذ ہوگا لیکن اب نوٹیفکیشن جاری ہونے کے بعد اس قانون کے ۸/اپریل سے ہی نافذ ہونے کی وضاحت ہوگئی ہے۔

۱۶/ عرضیاں داخل: حالانکہ اس قانون کے خلاف عدالت میں لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ دراصل وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں اب تک ۱۶/عرضیاں داخل کی جا چکی ہیں جن میں تازہ عرضی آر جے ڈی لیڈران کی جانب سے داخل کی گئی ہے۔ آر جے ڈی لیڈر اور رکن پارلیمنٹ پروفیسر منوج کمار جھا، رفیع گنج حلقہ سے پارٹی کے رکن اسمبلی محمد نہال الدین اور محمد فیاض احمد نے اپنے اپنے وکلاء کے ذریعے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے۔ اس معاملہ میں این جی او اسوسی ایشن فار دی پروٹیکشن آف سول رائٹس نے بھی وقف ایکٹ کو چیلنج کیا ہے۔ اس نے اپنی عرضی میں کہا کہ یہ متنازع قانون آئین کے آرٹیکل ۱۴/، ۲۵، ۲۶/اور ۳۰۰/اے کی خلاف ورزی ہے۔ اسے فوری طور پر رد کیا جانا چاہئے۔

مرکز نے کیویٹ داخل کردی، لیکن کیوں؟: اطلاعات کے مطابق ۱۶/اپریل کو سپریم کورٹ میں ان عرضیوں پر سماعت ہوگی جن میں ایک نقطہ یہ بھی ہے کہ اس قانون کو نافذ ہونے سے روکا جائے اور عدالت جب تک اس معاملے میں سماعت مکمل نہیں کرتی تب تک وقف ترمیمی قانون پر اسٹے دے دے۔ اسی وجہ سے مرکزی حکومت نے فوری طور پر اس قانون کے نفاذ کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ ساتھ ہی سپریم کورٹ میں کیویٹ کی عرضی بھی داخل کر دی جس کا مطلب ہے کہ سپریم کورٹ مذکورہ معاملے میں مرکزی حکومت کے موقف کی سماعت کئے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرے۔

کس کس کی پٹیشن پر سماعت ہو گی؟: وقف قانون کے معاملے میں ایک بڑا اپ ڈیٹ یہ بھی آیا ہے کہ اس قانون کے خلاف عرضیوں پر سپریم کورٹ میں ۱۶/اپریل کو سماعت ہوگی۔ سپریم کورٹ سے جاری لسٹ کے مطابق جمعیت علماء ہند اور ایم آئی ایم سربراہ اسد الدین اویسی کی درخواستوں سمیت دیگر تمام پر سماعت ہو سکتی ہے۔ امکان ہے کہ پہلے ان دونوں پر سماعت ہو اور اسی میں فیصلہ کیا جائے کہ باقی پٹیشنوں پر کس طرح سے ہوگی۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کے رجسٹرار کی جانب سے جمعیت علما ہند کے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی کو اطلاع دی گئی کہ ان کی پٹیشن ۱۶/اپریل کو سماعت کے لئے لسٹ ہے۔ یاد رہے کہ پیر کو ہی جمعیت علماء ہند کی طرف سے سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف داخل عرضداشت پر جلد از جلد سماعت کیلئے چیف جسٹس سنجیو کھنہ سے درخواست کی تھی۔

کس کی بنچ ہو گی؟: حالانکہ ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ سپریم کورٹ میں کن ججوں پر مشتمل بنچ ان عرضیوں پر سماعت کرے گی لیکن امکان ہے کہ اس بنچ میں چیف جسٹس خود شامل رہیں۔ ۱۶/اپریل کو ہونے والی سماعت میں جمعیت علماء ہند کے وکلاء قانون کو لاگو ہونے سے روکنے کے لئے عبوری ہدایت جاری کرنے کی درخواست پر بھی بحث کریں گے۔ اسی لئے مرکز نے اسے پہلے ہی نوٹیفائی کر دیا ہے۔

وقف پر عدالت سے انصاف کا یقین ہے: ارشد مدنی

مرکزی حکومت کی جانب سے منظور کئے گئے وقف ترمیمی قانون ۲۰۲۵ء کو جمعیۃ علماء ہند نے ایک بار پھر تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے منگل کو اپنے ایک اہم بیان میں کہا کہ ہمیں مکمل یقین ہے کہ اس اہم معاملہ میں عدالت سے ہمیں انصاف ملے گا کیونکہ اس قانون کی بہت سی دفعات نہ صرف ملک کے آئین سے متصادم ہیں بلکہ ان سے شہریوں کی بنیادی اور مذہبی حقوق کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کی منظوری کے بعد سے ملک بھر کے مسلمانوں میں زبردست ہیجان اور غم وغصہ پایا جاتا ہے کیونکہ جس طرح اپوزیشن کے اعتراضات اور مشورہ کو نظر انداز کر کے جبراً یہ قانون لایا گیا ہے اس بات کا شدید خدشہ پیدا ہو چلا ہے کہ اب وقف املاک سے نہ صرف چھیڑ چھاڑ ہو سکتی ہے بلکہ اس قانون کی آڑ میں مسلمانوں کو ان کے اس عظیم ورثہ سے بھی محروم کیا جا سکتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ نئے قانون کی بعض دفعات کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی نیت ٹھیک نہیں ہے اور یہ قانون مسلمانوں کی فلاح و بہبود یا وقف امور میں شفافیت لانے کے لئے نہیں بنایا گیا ہے بلکہ وقف املاک پر قبضہ کرنے کیلئے ہی یہ قانون سازی ہوئی ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف پورے ملک میں تنازعات کا ایک نیا محاذ کھل سکتا ہے بلکہ اس کا فائدہ اٹھا کر فرقہ پرست طاقتیں ملک کے امن واتحاد میں بھی آگ لگا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ایسے وقت میں لایا گیا ہے جب پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آندھی چل رہی ہے، ہماری بہت سی مساجد اور درگاہوں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے، وہاں مندر ہونے کے دعویٰ کئے جا رہے ہیں، چنانچہ اگر ان حالات میں یہ غیر آئینی قانون بھی نافذ ہو گیا تو پھر ان بے لگام فرقہ پرست طاقتوں کو ہماری عبادت گاہوں، خانقاہوں، قبرستانوں اور امام باڑگاہوں کو نشانہ بنانے کا قانونی جواز بھی مل جائے گا۔

ریاست کی نئی ریت پالیسی کا اعلان، گھر کل یوجنا کے استفادہ کنندگان کو 5 براس

مفت ریت، تین سال میں مصنوعی ریت کا استعمال لازمی کابینہ کا فیصلہ

ممبئی 8/اپریل (عزیز اعجاز) ریاستی حکومت نے نئی ریت پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت مختلف سرکاری اسکیموں کے تحت مکانات بنانے والے مستحقین کو 5 براس تک کی ریت مفت ملے گی۔ منگل کو ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں ریت ذخیرہ کرنے، ریت کی کان کنی اور نیلامی کے ذریعے اس کی آن لائن فروخت کے لیے نئی پالیسی کی منظوری دی گئی۔ نئی پالیسی میں قدرتی ریت کی ماحولیاتی اہمیت اور قدرتی ریت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے مصنوعی ریت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ اس کے لیے ابتدائی طور پر مختلف سرکاری اور نیم سرکاری تعمیراتی منصوبوں میں 20 فیصد مصنوعی ریت کا استعمال لازمی ہوگا۔ اس کے بعد آئندہ تین سالوں میں مصنوعی ریت کا استعمال لازمی کر دیا جائے گا۔ وزیر محصول چندر شیکھر باونکولے نے ریاست کے لیے نئی ریت پالیسی کا اعلان کیا تھا۔ جس کے مطابق کابینہ کے اجلاس میں نئی ریت پالیسی کی منظوری دی گئی۔ دو سال قبل اس وقت کے ریونیو منسٹر رادھا کرشنا وکھے پاٹل نے ریت کی غیر قانونی کانکنی کو روکنے کے لیے نیلامی کے نظام پر پابندی لگا کر ریت کی آن لائن فروخت کی پالیسی متعارف کروائی تھی۔ تاہم، باونکولے نے اپنی نئی پالیسی میں ریت کی آن لائن فروخت کو ختم کر دیا ہے۔ نئی پالیسی کے مطابق، اب محکمہ ماحولیات کی اجازت کے بعد ضلع میں ہر سب ڈویژنل افسر کے دائرہ اختیار میں دریا کے طاس کے تمام ریت کے بلاکوں کی ایک ہی ای نیلامی کی جائے گی۔ اس نیلامی کی مدت 2 سال ہوگی۔ مزید برآں، خلیج میں ریت کے جھرمٹ کے لیے مہاراشٹر میری ٹائم بورڈ کے ذریعہ شناخت کیے گئے ہر ریت کے جھرمٹ کے لیے ای نیلامی کی جائے گی۔ اس نیلامی کی مدت 3 سال ہوگی۔ نیلامی کے ذریعے کھدائی جانے والے ہر ریت کے بلاک سے 10 فیصد ریت مختلف گھریلو مستفیدین کو 5 پیٹل تک مفت دستیاب کرائی جائے گی۔ مربوط ری ڈیولپمنٹ کا فیصلہ: کابینہ کی میٹنگ میں، باندرہ ریکلیمیشن اور آدرش نگر، ورلی میں ایم ایچ اے ڈی اے کے تحت عمارتوں کی مربوط ری ڈیولپمنٹ انجام دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان دونوں علاقوں میں، MHADA کے تحت کچھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی دوبارہ ترقی کی اجازت دی گئی ہے۔ کابینہ کے اجلاس نے پہلے سے منظور شدہ پلاٹوں کو چھوڑ کر باقی واحد عمارتوں کی از سر نو تعمیر کے لیے MHADA کے ذریعے تعمیراتی اور ترقیاتی انجمنی کی تقرری کی منظوری دی۔ سندھی پناہ گزینوں کے لیے ابھے یوجنا: کابینہ کے اجلاس نے خصوصی ابھے یوجنا-2025 کے تحت ریاست میں سندھی برادری کے مہاجرین کے زمینی حقوق کو باقاعدہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے سے ریاست کی 30 بستیوں میں سندھی مہاجرین کی زمین کو ریگولرائز کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ یہ ابھے یوجنا ایک سال کے لیے کارآمد رہے گی۔ کابینہ کے دیگر فیصلے 0 ناگپور، پونہ، ناسک، چھترپتی سمبھاجی نگر اتھارٹی کو ان کی حدود میں سرکاری زمین ملے گی۔ 0 سرکاری آیورویدک، یونانی، ہومیوپیتھی کالجوں میں اساتذہ کے اعزازیہ میں اضافہ۔ گرام پنچایت، پنچایت سمیتی، ضلع پریشد کے ممبران کو ذات کے جواز کا سرٹیفکیٹ جمع کرانے کی مدت میں ایک سال کی توسیع کی گئی ہے۔

آر بی آئی نے ریپوریٹ میں 0.25 فیصد کی کمی کر کے 6 فیصد کیا، قرض، ای ایم آئی اور فکسڈ ڈپازٹ پر کیا ہوگا اثر؟

ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے مالی سال 2025-26 کی پہلی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) میٹنگ میں اہم فیصلہ لیتے ہوئے ریپوریٹ میں 25.0 فیصد کی کٹوتی کی ہے۔ اس کمی کے بعد ریپوریٹ 25.6 فیصد سے گھٹ کر 6 فیصد پر آ گیا ہے۔ یہ مسلسل دوسرا موقع ہے جب آر بی آئی نے شرح سود میں کمی کی ہے۔ اس سے قبل فروری میں بھی اتنی ہی کٹوتی کی گئی تھی۔ گورنر سنجے ملہوترا نے 7 سے 9 اپریل تک چلنے والی میٹنگ کے بعد اس فیصلے کا اعلان کیا۔ ماہرین کے مطابق، ریپوریٹ میں کمی سے عام لوگوں اور کاروباری اداروں کو سستے قرض دستیاب ہو سکیں گے۔ خیال رہے کہ ریپوریٹ وہ شرح سود ہے جس پر آر بی آئی بینکوں کو قلیل مدتی قرض دیتا ہے، وہ بھی حکومت کے سکیورٹیز کے عوض۔ اس شرح میں کمی یا اضافہ کر کے آر بی آئی افراط زر اور مارکیٹ میں پیسے کی دستیابی کو کنٹرول کرتا ہے۔ آر بی آئی نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 میں کنزیومر پرائس انڈیکس (سی پی آئی) پر مبنی مہنگائی کی شرح 4 فیصد رہنے کا امکان ہے، جو اس کے ہدف 2 تا 6 فیصد کے درمیان ہے۔ مہنگائی کے قابو میں رہنے کے سبب آر بی آئی نے شرح میں کمی کی تاکہ معیشت کو مزید رفتار دی جا سکے۔ ساتھ ہی، دنیا بھر میں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے لگائے گئے جوابی ٹیرف جیسے اقدامات نے عالمی تجارت کو غیر یقینی بنا دیا ہے، جس کا اثر ہندوستانی برآمدات پر بھی پڑ سکتا ہے۔ ایسے میں آر بی آئی نے پالیسی کو نرم رکھنا بہتر سمجھا۔ عوام پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ قرض سستے ہو سکتے ہیں: بینک آر بی آئی سے کم شرح پر قرض لے سکیں گے، جس سے ہوم لون، آٹو لون اور پرسنل لون کی شرح سود میں کمی ممکن ہے۔ لیکن یہ فائدہ کس حد تک عام صارفین کو ملے گا، یہ بینکوں کی پالیسی پر منحصر ہے۔ ای ایم آئی میں کمی: نئی شرحیں لاگو ہونے پر قرض کی ماہانہ قسطوں (ای ایم آئی) میں بھی کچھ کمی آ سکتی ہے۔ فکسڈ ڈپازٹ پر اثر: جہاں قرض لینے والے خوش ہو سکتے ہیں، وہیں ایف ڈی میں سرمایہ لگانے والوں کو مایوسی ہو سکتی ہے، کیونکہ بینک اپنی شرح منافع میں کٹوتی کر سکتے ہیں۔ پرسنل لون کے موجودہ صارفین: اگر آپ نے فکسڈ ریٹ پر پرسنل لون لیا ہے تو آپ کی ای ایم آئی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

ممبئی اور تھانہ کی غیر گرانٹ یافتہ اسکولوں کو بند کرنے کا فرمان

لاکھوں بچوں کا مستقبل تاریک ہو سکتا ہے اساتذہ بے روزگار، سرکار فوری طور پر فرمان کو واپس لے: ابو عاصم اعظمی کا وزیر تعلیم دادا بھوسے سے مطالبہ، ضروری کارروائی کی یقین دہانی

ممبئی 8/اپریل (عزیز اعجاز) ممبئی اور تھانہ کی نجی پرائیوٹ غیر گرانٹ یافتہ اسکولوں کو غیر قانونی قرار دے کر بند کرنے کے فرمان جاری کرنے کے بعد اسکولوں کے بجلی پانی منقطع کر کے کیس درج کرنے پر فوری طور پر پابندی عائد کر کے ان اسکولوں کو بند کئے جانے کی کارروائی کو موخر کیا جائے یہ مطالبہ آج یہاں مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر و رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے وزیر تعلیم دادھسے سے اساتذہ اور اسکول انتظامیہ کے وفد کے ہمراہ ملاقات کے دوران کیا۔ ابو عاصم اعظمی نے کہا کہ تھانہ اور گوونڈی کی کئی اسکولیں ایسی ہیں جو کم اور مناسب فیس 400 سے 500 روپیہ کی فیس پر غریب بچوں کو انگریزی میڈیم کی تعلیم فراہم کر رہی ہے لیکن اب ان اسکولوں کو بند کروانے کیلئے ان کا بجلی اور پانی کنکشن تک منقطع کیا جا رہا ان اسکولوں میں پولیس بھیجی جا رہی ہے ان اسکولوں کو بند کئے جانے کے بعد ہزاروں بچے تعلیم سے محروم ہو جائیں پہلے ان بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور پھر اس متعلق کوئی فیصلہ ہو۔ ابو عاصم اعظمی نے وزیر تعلیم کو ایک یادداشت بھیجی جس میں انہوں نے بتایا کہ تھانہ ضلع میں کارپوریشن کی 81 اسکولوں غیر قانونی قرار دے کر انہیں بند کرنے کی نوٹس دی گئی ہے یہاں کے لاکھوں غریب بچے کہاں جائیں گے انہوں نے کہا کہ پرائیوٹ اسکولوں کیلئے جو 5000 اسکوائر فٹ قطعہ اراضی اور 30 سال کی لیز معاہدہ 20 سے 25 لاکھ روپے کی ایف ڈی کی شرائط کو بھی ختم کیا جائے انہوں نے کہا کہ اسی طرح گوونڈی شیواجی نگر میں بھی کئی پرائیوٹ اسکولیں جو بچوں کو کم فیس میں تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہی ہے انہیں بھی غیر قانونی قرار دے کر کارروائی کی جائے رہی ہے اگر یہ اسکولیں بند ہوتی ہے تو اساتذہ بے روزگار ہو جائیں گے اور بچوں کا مستقبل بھی تاریک کا خطرہ لاحق ہے انہوں نے کہا کہ پہلے ان بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا جائے پھر کوئی کارروائی ہوتا کہ ہر ایک کو تعلیم میسر ہو۔ وزیر تعلیم دادا بھسے نے ابو عاصم اعظمی کے مطالبہ پر ضروری کارروائی کی یقین دہانی کروائی ہے اور کہا ہے کہ اس متعلق غور وخوص کر کے کوئی فیصلہ لیا جائے گا۔

شدید گرمی کے باعث ودربھ میں امتحانات جلد منعقد کروانے کا حکم

ریاست میں بعض علاقوں میں درجۂ حرارت ۴۴ ڈگری تک پہنچ گیا ہے۔ خاص کر دیہی علاقوں میں لوگ شدید گرمی سے پریشان ہیں۔ جبکہ اب تک ریاست کے اسکولوں میں طلبہ کے امتحانات مکمل نہیں ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ایک عرضداشت پر سماعت کے دوران بامبے ہائی کورٹ کی ناگپور بینچ نے محکمۂ تعلیم کو حکم دیا ہے کہ وہ اسکولوں میں جلد از جلد امتحانات مکمل کروائے۔ یاد رہے کہ اس وقت ریاست میں درجۂ حرارت دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ ودربھ کے اضلاع میں شدید گرمی ہے درجۂ حرارت ۴۴ر کے اوپر پہنچ چکا ہے مگر اسکولوں میں اب تک چھٹیاں نہیں پڑی ہیں کیونکہ محکمۂ تعلیم نے اس سال ریاست بھر میں ایک ہی دن اور ایک ہی وقت میں امتحانات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ حالانکہ اس سے قبل ودربھ میں اسکولی امتحانات اپریل کے دوسرے ہفتے تک ختم ہو جاتے تھے، اس سال محکمۂ تعلیم کے فیصلے کی وجہ سے، ودربھ کے اسکولوں میں امتحانات اپریل کے آخر تک ملتوی کر دیئے گئے تھے۔ ودربھ کے اسکولوں نے ودربھ میں شدید گرمی اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو دیکھتے ہوئے ریاست بھر میں ایک ہی دن امتحانات منعقد کرنے کے محکمہ تعلیم کے فیصلے کی سخت مخالفت کی تھی۔ اس سلسلے میں وزیر تعلیم کو ایک خط بھی بھیجا گیا تھا مگر حکومت نے محکمۂ تعلیم نے اپنے فیصلے پر نظر ثانی نہیں کی۔

فلسطین جل رہا ہے، دنیا کیوں خاموش ہے؟

خصوصی اداریہ:۔ قاضی مخدوم

ہندوستان کا مسلمان اس وقت دو طرفہ غم کا شکار ہے ایک عالمی اخوت کا درد فلسطین اس کی آنکھوں کے سامنے مٹ رہا ہے، دوسرا ہندوستان میں وقف زمین کو لگی نظر بد جس کا تحفظ وہ کیسے کریں ۔۔۔ اور تیسری تشویش جو مہاراشٹر کے ایک گاؤں سے شروع کر دی گئی مبینہ اطلاع کے مطابق اس گاؤں میں چند اشرار نے ایک میٹنگ کر کے کر یہ طئے کیا کہ جس پارٹی اور ارکان نے وقف بل کی مخالفت کی اور اس پارٹی اور اس کے حامیوں کا داخلہ اس گاؤں میں بند کر دیا گیا ہے اور اس طرح کا تحریری بورڈ گاؤں کے باہر آویزاں کر دیا گیا ہے، ان کی نظر میں وقف قانون کی مخالفت یعنی ہندو کاز کی مخالفت ہے حالانکہ اس طرح کا بورڈ لگانا متوازی حکومت کا اعلان ہے اور ریاستی حکومت کی جانب سے ان کے خلاف کارروائی کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ لیکن اس وقت ہمارا شدید غم اور درد فلسطین کو لے کر ہے جہاں غزہ کی سرزمین اس وقت آگ اور بارود کا گہوارہ بنی ہوئی ہے۔ وہاں نہ انسانیت باقی ہے، نہ امن، نہ بنیادی ضروریاتِ زندگی، نہ مسکراہٹ، نہ خوشی کی کوئی رمق۔ بچے، عورتیں، بزرگ سبھی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ہر دن، ہر لمحہ، موت ایک نئی شکل میں آتی ہے۔ اور دنیا..... دنیا تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ یہ خاموشی اتفاقیہ نہیں، بلکہ ایک منظم، مفاد پرستانہ، اور مجرمانہ بے حسی کی تصویر ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب ایک پوری قوم مٹائی جا رہی ہو، جب اسپتال ملبہ بن چکے ہوں، جب اسکولوں میں لاشیں رکھی جا رہی ہوں، جب پانی، دوا، خوراک تک بند ہو، تو اقوامِ عالم کی خاموشی کیوں؟ یہ ظلم، نسل کشی کے مترادف ہے۔ عالمی قوانین، انسانی حقوق کے معاہدے، جنیوا کنونشن سب کتابوں کی زینت بن چکے ہیں۔ جب بچوں کے اعضا بکھر جائیں، جب ماؤں کی گودیں اجڑ جائیں، جب پوری بستیوں کو مٹی میں ملا دیا جائے تو یہ کیسا امن ہے جس پر دنیا فخر کرتی ہے؟ پہلا جواب سیاست ہے۔ اسرائیل ایک طاقتور لابی رکھتا ہے، خاص طور پر امریکہ اور یورپ میں۔ یہ لابی میڈیا، سفارت کاری، اور اقوامِ متحدہ تک اثر انداز ہوتی ہے۔ جب بھی فلسطینیوں کے حق میں کوئی قرارداد پیش ہوتی ہے، طاقتور ممالک ویٹو کا ہتھیار چلا کر انصاف کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ دوسرا جواب مفاد پرستی ہے۔ بیشتر ممالک اپنے معاشی اور سفارتی مفادات کو انسانیت پر ترجیح دیتے ہیں۔ اسرائیل یا اس کے اتحادیوں سے تجارتی تعلقات، اسلحہ کی خرید و فروخت، اور بین الاقوامی اتحادوں میں شمولیت یہ سب چیزیں ان کے ضمیر کو دبا دیتی ہیں۔ تیسرا اور افسوسناک پہلو امتِ مسلمہ کی بے حسی ہے۔ اگر 50 سے زائد مسلم ممالک متحد ہو کر ایک آواز میں فلسطین کے لیے کھڑے ہوں تو دنیا کا منظر بدل سکتا ہے، مگر ہم نے انہیں تقسیم، خاموش یا صرف زبانی جمع خرچ کرتے دیکھا ہے۔ کچھ نے تعلقات قائم کر لیے، کچھ نے صرف مذمت کر کے فرض ادا کر دیا۔ میڈیا بھی شریکِ جرم ہے۔ مغربی میڈیا عموماً اسرائیل کو مظلوم اور فلسطینیوں کو حملہ آور کے طور پر پیش کرتا ہے۔ غزہ کے بچوں کی لاشیں، عورتوں کی چیخیں، ملبے تلے دبی انسانیت ان کی شہ سرخیوں سے غائب ہوتی جا رہی ہے۔ کیا صرف مسلمان ہونا جرم ہے؟ اگر یہی بمباری کسی اور قوم، کسی اور رنگ، یا کسی دوسرے مذہب پر ہو رہی ہوتی، تو شاید دنیا اب تک جاگ چکی ہوتی۔ مگر فلسطینی چونکہ کمزور، مظلوم اور مسلم ہیں، اس لیے ان کا خون شاید ارزاں ہے؟ یورپی دوہرے معیار کو سمجھنا ہوگا۔ وہ آزادی اظہار کے نام پر مذاہب کا مذاق اڑا سکتے ہیں، لیکن جب فلسطینی آزادی مانگتے ہیں تو دہشت گرد قرار دیے جاتے ہیں۔ اب وقت ہے جاگنے کا۔ انسانیت کے بقاء کے لیے لازم ہے کہ ہم خاموشی توڑیں۔ صرف دعائیں کافی نہیں، ہمیں عملی قدم اٹھانے ہوں گے:

* سوشل میڈیا پر آواز بلند کریں
* بائیکاٹ کی مہمات میں شامل ہوں
* عالمی ضمیر کو جھنجھوڑیں
* اپنے قائدین پر دباؤ ڈالیں
* فلسطینی مظلوموں کی ہر سطح پر حمایت کریں

یہ صرف فلسطین کا نہیں، انسانیت کا امتحان ہے۔ اگر ہم اب بھی خاموش رہے، تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ ہمارا احتجاج جمہوریت کے دائرے میں رہے گا ہمارا مظاہرہ اور اتحاد بھی امن وامان کو قائم رکھے گا۔ ورنہ صیہونی حکومت اس بات میں کامیاب ہو جائیگی کہ عالم اسلام اب بیت المقدس کے نام پر بھی منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جائیں۔۔

Wednesday 9th April 2025
بروز بدھ ۹/اپریل ۲۰۲۵
TAMIR-E-SIASAT
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

(افسانہ از صداقت علی ملک)

رمضان کا آخری عشرہ تھا۔ روشنیوں سے جگمگاتا شہر، بازاروں میں ہجوم، کپڑوں کی دکانوں پر رش، حلوے اور مٹھائیوں کی خوشبو، غرض ہر چیز عید کی آمد کا اعلان کر رہی تھی۔

مگر شہر کے ایک اپارٹمنٹ میں، جہاں سہولتوں کی کوئی کمی نہ تھی، وہاں ایک شخص تنہا بیٹھا خلا میں گھور رہا تھا۔ حسن، ایک کامیاب بزنس مین، جس کی زندگی کبھی رنگین تھی، مگر اب صرف کام اور دولت کے گرد گھومتی تھی۔

"اس بار میری عید؟"

چھت پر کھیلتے بچوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ حسن نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ بچے ہنسی خوشی فٹ بال کھیل رہے تھے۔ ان کے چہروں پر خالص خوشی تھی۔ حسن لمحہ بھر کو سوچنے لگا کیا وہ بھی کبھی ایسا خوش تھا؟

دفتر میں سب ملازمین عید کی باتیں کر رہے تھے۔

"سر، آپ عید کہاں منائیں گے؟"

حسن نے روکھے لہجے میں کہا:

"کہیں نہیں، مصروف ہوں۔"

سچ تو یہ تھا کہ اب عید اس کے لیے محض ایک دن تھا، جس میں وہ عام دنوں کی طرح کام میں خود کو الجھائے رکھتا۔

رات کو فون بجا۔ اسکرین پر بہن مریم کا نام چمک رہا تھا۔

"بھائی، اس بار عید پر آ رہے ہو؟"

حسن خاموش رہا۔

"جب سے میرے والدین چلے گئے ہیں، گھر سنسان لگتا ہے۔ اس بار مت کہو کہ وقت نہیں!"

"مریم، میں مصروف ہوں..."

"وقت نہیں یا احساس نہیں؟ بھائی، کبھی اپنوں کے لیے بھی وقت نکالو!"

فون بند ہو گیا، مگر حسن کی بے چینی بڑھ گئی۔

چاند رات، ہر طرف روشنیوں کا سیلاب تھا۔ حسن کا دل کسی انجانے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔

ایک بوڑھا شخص کھڑا تھا، سادہ مگر پُر وقار، آنکھوں میں گہری روشنی لیے۔

"بیٹا، میں دروازے دروازے جا رہا ہوں، کسی غریب کے لیے کچھ دے سکتے ہو؟"

حسن نے بٹوے سے ایک بڑا نوٹ نکالا۔

بوڑھے نے لینے سے انکار کر دیا۔

"بیٹا، میں صدقہ نہیں مانگ رہا، میں چاہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنے ہاتھوں سے کچھ دو اور خود محسوس کرو کہ اصل خوشی دینے میں ہے۔"

"کبھی کسی یتیم کو عیدی دی ہے؟ کسی بھوکے کو کھانا کھلایا ہے؟"

یہ جملے حسن کے دل میں گونجنے لگے۔

"بیٹا، عید لینے کا نہیں، دینے کا تہوار ہے!"

یہ سنتے ہی حسن کے اندر کچھ بدل گیا۔

حسن تیزی سے گاڑی میں بیٹھا اور شہر کے یتیم خانے جا پہنچا۔

وہاں بچے پرانے کپڑوں میں عید کے خواب دیکھ رہے تھے، لیکن کسی کے پاس نئے لباس نہ تھے۔ حسن نے سب کے لیے کپڑے، جوتے، اور مٹھائیاں خریدیں، اور اپنے ہاتھوں سے پہنائے۔

جب ایک چھوٹے بچے نے خوش ہو کر کہا:

"شکریہ انکل!"

تو حسن کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

یہی وہ خوشی تھی جس کی اسے تلاش تھی۔

عید کی اذان کے ساتھ ہی حسن نے ایک فیصلہ کیا بی وہ ایئرپورٹ پہنچا اور سیدھا بہن کے گھر پہنچ گیا۔

مریم کے دروازے پر دستک دی۔

دروازہ کھلا، اور سامنے حیران کھڑی مریم۔

"بھائی!" مریم کی آنکھوں میں خوشی اور آنسو دونوں تھے۔

حسن نے مسکراتے ہوئے کہا:

"میں سوچ رہا تھا، اس بار عید کیسے منائی جائے؟ پھر احساس ہوا کہ عید صرف نئے کپڑوں اور عیدی کا نام نہیں، بلکہ اپنوں کے ساتھ وقت گزارنے اور دوسروں کو خوش کرنے کا نام ہے۔"

حسن نے برسوں بعد دل سے سکون محسوس کیا۔ یہ باتیں ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ حقیقی خوشی دولت، کاروبار، یا شہرت میں نہیں، بلکہ محبت، اپنائیت اور دوسروں کو خوش کرنے میں ہے۔

"عید خوشیوں کو بانٹنے کا نام ہے۔ جب تک ہم اپنوں اور ضرورت مندوں کی مسکراہٹ کا سبب نہ بنیں، ہماری عید احساس کے بغیر ادھوری ہے!"

علم اور اخلاق کا امتزاج ہی مکمل تعلیم ہے

ارسطو کا یہ قول کہ "دماغ کو تعلیم دینا لیکن دل کو تعلیم نہ دینا، درحقیقت کوئی تعلیم نہیں" جامع اور ہمہ جہت تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ تعلیم کو صرف علمی ترقی تک محدود نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ اسے کردار، اخلاقیات اور جذباتی فہم و فراست کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ اگر اخلاقی اور جذباتی نشوونما نہ ہو تو محض علم خطرناک یا غیر مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

محض علمی تعلیم کی حدود: جدید تعلیمی نظام عام طور پر تکنیکی علم، تجزیاتی مہارتوں اور ذہنی صلاحیتوں پر زور دیتے ہیں۔ طلبہ کو پیچیدہ مساوات حل کرنا، تاریخی واقعات کا تجزیہ کرنا اور سائنسی نظریات پر عبور حاصل کرنا سکھایا جاتا ہے۔ لیکن اگر تعلیم صرف ذہنی ترقی تک محدود رہے تو یہ ایسے افراد پیدا کر سکتی ہے جو علمی طور پر تو ذہین ہوں لیکن ہمدردی، اخلاقیات یا سماجی ذمہ داری سے عاری ہوں۔ ایک ذہین مگر بے اصول شخص استحصال، بددیانتی اور غیر اخلاقی رویے کا باعث بن سکتا ہے۔

مثال کے طور پر، تاریخ میں ایڈولف ہٹلر اور جوزف اسٹالن جیسے رہنما انتہائی ذہین اور حکمت عملی کے ماہر تھے، لیکن ان کی اخلاقی بنیاد کمزور تھی، جس کی وجہ سے بے پناہ تباہی پھیلی۔ اس کے برعکس، مہاتما گاندھی اور نیلسن منڈیلا نے علم کے ساتھ ساتھ ہمدردی اور انصاف کو بھی اپنایا، اور اپنی ذہانت کو امن اور عدل کے فروغ کے لیے استعمال کیا۔

البرٹ آئن سٹائن نے کہا تھا، "ذہنی نشوونما پیدائش سے شروع ہونی چاہیے اور موت تک جاری رہنی چاہیے، لیکن حکمت صرف اسکولنگ کا نتیجہ نہیں بلکہ زندگی بھر کے تجربات سے حاصل ہوتی ہے۔" یہ ظاہر کرتا ہے کہ حقیقی تعلیم صرف معلومات حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ اخلاقی بصیرت اور دانشمندی کا فروغ بھی ضروری ہے۔

جذباتی اور اخلاقی تعلیم کا کردار: دل کی تعلیم کا مطلب ہمدردی، نیکی، دیانتداری اور جذباتی مضبوطی کو فروغ دینا ہے۔ یہ خصوصیات افراد کو بامعنی تعلقات بنانے، معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے اور زندگی کے چیلنجز کو سمجھداری سے نمٹنے میں مدد دیتی ہیں۔ جذباتی ذہانت، یعنی جذبات کو سمجھنے اور قابو میں رکھنے کی صلاحیت، علمی مہارت کی طرح ہی اہم ہے۔ مثال کے طور پر، دو مینیجرز کو لیجیے جن کے پاس برابر کی فنی مہارت ہے۔ ایک اپنے ملازمین کی فلاح و بہبود سے بے پرواہ ہے، جس کی وجہ سے کام کی جگہ کا ماحول زہر آلود ہو جاتا ہے۔ دوسرا مینیجر قابلیت کے ساتھ ہمدردی بھی رکھتا ہے، جس سے ملازمین کی حوصلہ افزائی اور باہمی تعاون بڑھتا ہے۔

لطیفے

باپ: بیٹا میں آپ کے لیے دوسری امی لے آؤں۔

بیٹا: وہ مجھے اسکول جانے کے لیے تو نہیں کہیں گی۔

استاد: آپ کے بیٹے نے اسکول کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔

باپ: نالائق کہیں کا... گھر میں برتن توڑتا رہتا ہے اور یہاں ریکارڈ۔

☆☆☆☆☆

ایک کنجوس آدمی اپنی بائیں آنکھ پر ہاتھ رکھ کر جا رہا تھا۔ ایک شخص نے پوچھا: "کیا ہوا بھائی! آنکھ کو کیا ہوا۔"

اس نے جواب دیا: "کچھ بھی نہیں! جب ایک آنکھ سے کام چل جاتا ہے تو دوسری کیوں استعمال کروں۔

☆☆☆☆☆

ایک دوست دوسرے سے کہہ رہا تھا: "یار وہ اپنے دوست وکیل احمد خان تھے نا... وہ جنھیں ہر چیز کی تہ تک پہنچنے کا شوق تھا۔"

دوسرے نے چونک کر پوچھا: "کیا ہوا انھیں۔"

پہلے نے جواب دیا: "وہ ڈوب کر مر گئے؟"

☆☆☆☆☆

ایک صحافی دوسرے سے کہہ رہا تھا: "فلاں صحافی بک گیا، فلاں نے اتنی رقم لے کر اپنا قلم بیچ دیا، اس نے صحافت کے مقدس پیشے کو بدنام کیا ہے۔ غرض ہر صحافی اور ادیب بک گیا، لیکن میں آج تک نہیں بکا۔"

دوسرے نے یہ ساری بات سن کر کہا: "بھائی تم جس اخبار میں لکھتے ہو، وہ اخبار کبھی فروخت نہیں ہوا، پھر تم کیسے فروخت ہو سکتے ہو۔"

☆☆☆☆☆

احمد: چچا رمضان! کہاں جا رہے ہیں۔

رمضان: جمعہ پڑھنے۔

احمد: لیکن آج تو بدھ ہے۔

رمضان: بیٹا احمد جمعے کے دن مسجد میں رش بہت تھا، میں پڑھ نہیں سکا تھا۔ میں نے سوچا، آج پڑھ لوں۔

☆☆☆☆☆

(۱) عبدالحمید عدم کو کسی صاحب نے ایک بار جوش سے ملایا اور کہا: یہ عدم ہیں۔ عدم کافی جسامت والے آدمی تھے۔ جوش نے ان کے ڈیل ڈول کو بغور دیکھا اور کہنے لگے: عدم یہ ہے تو وجود کیا ہوگا؟

(۲) جوش نے پاکستان میں ایک بہت بڑے وزیر کو اردو میں خط لکھا۔ لیکن اس کا جواب انہوں نے انگریزی میں دیا۔ جواب میں جوش نے انہیں لکھا: جناب والا، میں نے تو آپ کو اپنی مادری زبان میں خط لکھا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جواب اپنی پدری زبان میں تحریر فرمایا ہے۔

(۳) ایک مولانا کے جوش صاحب کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ کئی روز کی غیر حاضری کے بعد ملنے آئے تو جوش صاحب نے وجہ پوچھی۔ کہنے لگے: کیا بتاؤں جوش صاحب، پہلے ایک گردے میں پتھری تھی اس کا آپریشن ہوا۔ اب دوسرے گردے میں پتھری ہے۔

میں سمجھ گیا۔ جوش صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اندر سے سنگسار کر رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

غزل

سرزمین پاک بتوں سے ہونے کو ہے
ریاست دوبدو اپنوں سے ہونے کو ہے
غلبہ اسم ء محمد کا ہی ہو کر رہے گا
ہند اب روشن چراغوں سے ہونے کو ہے
جلد دشمنان اسلام جان لیں گے
فساد ان کا سرخروں ہونے کو ہے
کائنات تمام اللہ کی ملکیت ہے
ملکیت وقف سرنگوں ہوئے کو ہے
وقت نے ہند میں کروٹ لی عرفان
معرکہ حق و باطل شروع ہونے کو ہے

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان، ممبئی

غزل

سہانی صبح کی رنگت شباب جیسی ہے
میرے حبیب کی صورت گلاب جیسی ہے
ہزاروں سال سے اسکی ہی مدح کرتا ہوں
کہ اس کہ باغ کی الفت کتاب جیسی ہے
نہیں ہوں بھولا میں اس کہ رفیق کا چہرا
کہ اس کہ پیار کی عادت سراب جیسی ہے
اسے ہوں دیکھتا جب بھی تو دل یہ کہتا ہے
کہ اس سے دور کی الفت عذاب جیسی ہے
جو اس کو دیکھا کبھی خوابؔ نے تو بولا یہ
تمہارے زلف کی نکہت شراب جیسی ہے

شاعر: نعمت اللہ رضا خوابؔ

غزل

تیر حسن کا عالم ہے بے مثال
تیری اداؤں کا مایا ہے بے مثال
ترے وجہ کا ضوء ہے مثل خورشد
خدا نے تجھ کو برایا ہے بے مثال
رخ و حسن تیرا آئینہ ہے
تیرے جسم کے قرینے کی نہیں مثال
انداز معشوقانہ، توڑے عدو کا دل بھی
فرہاد، شیری، لیلی، لاؤں میں کیا مثال
میری جان تیرے قدم پہ ہے وادی
آتا نہیں سمجھ میں، دوں اور کیا مثال

ثاقب رضا، دارالھدی کرناٹک سینٹر

سعداللہ خان منٹو

Grok

سعداللہ خان منٹو، جن کو عام طور پر صرف منٹو کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک مشہور پاکستانی اور ہندوستانی افسانہ نگار، ناول نگار اور ڈرامہ نگار تھے، جنہوں نے اپنی لکھائی کے ذریعے معاشرتی مسائل، انسانی نفسیات اور تقسیم ہند کے اثرات کو نمایاں کیا۔ وہ اردو ادب کے ایک اہم ترین اور متنازعہ ترین مصنفین میں سے ایک سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں ان کے بارے میں تفصیلی معلومات دی جا رہی ہے:

زندگی کا تعارف

پیدائش اور تعلیم: منٹو کا پورا نام سعداللہ خان منٹو تھا۔ وہ 11 مئی 1912 کو پنجاب کے شہر لدھیانہ (جو اب ہندوستان میں ہے) میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم لدھیانہ اور امرتسر میں ہوئی، لیکن وہ باقاعدہ تعلیم مکمل نہیں کر سکے اور الکوزم اور غیر مستقل مزاجی کی وجہ سے کئی بار سکول اور کالج سے نکالے گئے۔

خاندانی پس منظر: منٹو کا خاندان متوسط طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کے والد ایک جج تھے، لیکن منٹو نے کبھی بھی خاندانی توقعات کے مطابق زندگی نہیں بسر کی۔

لکھائی کا آغاز

منٹو نے لکھائی کا آغاز 1930 کی دہائی میں کیا۔ انہوں نے ابتدا میں اردو کے مشہور رسالے "مصحف" اور "ادبی دنیا" کے لیے کام کیا۔ ان کی پہلی کہانی "تماشہ" 1934 میں شائع ہوئی، جو ایک سماجی موضوع پر مبنی تھی۔ انہوں نے مختصر افسانوں (Short Stories) کے ذریعے اپنی شناخت بنائی، جو چھوٹی لیکن گہری معنوں والی ہوتی تھیں۔

سب سے مشہور کام

منٹو کے کچھ مشہور افسانوں اور کاموں میں شامل ہیں:

طوبہ تک سنگھ": یہ ان کی سب سے زیادہ مشہور کہانیوں میں سے ایک ہے، جو تقسیم ہند کے دوران لوگوں کی ذہنی حالت اور بے چینی کو بیان کرتی ہے۔ یہ کہانی ایک پاگل خانے کے مریض کے گرد گھومتی ہے جو تقسیم کے بعد اپنے گاؤں طوبہ تک سنگھ جانا چاہتا ہے۔

کالی شلوار": اس کہانی میں ایک دلال خاتون کی زندگی اور معاشرتی دباؤ کو دکھایا گیا ہے۔

بھابھی"، "دھوپ چھاؤں"، اور "ہاتھ": ان افسانوں میں بھی انسانی رشتوں، محبت، نفرت، اور معاشرتی ناانصافیوں کو چھوا گیا ہے۔

فلموں کے لیے کام: منٹو نے فلموں کے لیے بھی اسکرپٹ لکھے، جن میں ہندوستانی فلم "میرا سہرا" اور پاکستانی فلم "ان لوگوں کی کہانی" شامل ہیں۔

تفصیلات اور موضوعات

منٹو کی لکھائی کا خاصہ یہ تھا کہ وہ معاشرے کے تاریک پہلوؤں، جیسے زنا، شراب، غربت، اور صنفی عدم مساوات کو بے باک ہو کر پیش کرتے تھے۔ انہوں نے تقسیم ہند (1947) کے دوران ہونے والے فسادات، قتل عام، اور انسانیت کے زوال کو بھی اپنی کہانیوں میں نمایاں کیا۔ ان کی لکھائی میں حقیقت پسندی (Realism) اور طبیعیات (Naturalism) کا انداز نمایاں تھا، جو کبھی کبھی انہیں تنقید کا نشانہ بھی بناتا تھا۔

تنازعات اور قانونی چارہ جوئی

منٹو کی بولڈ لکھائی نے انہیں کئی بار قانونی پریشانیوں میں بھی ڈالا۔ ان پر الزام لگایا گیا کہ ان کی کہانیاں غیر اخلاقی اور معاشرے کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ان کے خلاف کئی مقدمات دائر کیے گئے، لیکن انہوں نے ہمیشہ اپنی لکھائی کو دفاع آزادی اظہار اور حقیقت کا آئینہ قرار دیا۔ انہوں نے ایک مشہور مضمون "میں ننگی ہوں" میں لکھا کہ "اگر میں نے سچ لکھا تو معاشرے کو خود کو درست کرنا چاہیے، مجھے نہیں۔"

تقسیم ہند اور پاکستان منتقل ہونے

1947 میں تقسیم ہند کے بعد، منٹو اپنے خاندان کے ساتھ لاہور، پاکستان منتقل ہو گئے۔ لاہور میں بھی ان کی زندگی مشکلات سے بھری رہی۔ انہوں نے وہاں بھی لکھنا جاری رکھا، لیکن الکوزم اور مالی مشکلات نے ان کی صحت کو متاثر کیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں بھی معاشرتی مسائل پر لکھنا نہیں چھوڑا۔

وفات

منٹو کی وفات 18 جنوری 1955 کو ہوئی، جب وہ صرف 42 سال کے تھے۔ ان کی موت کی وجہ لیور سروس (جگر کی بیماری) تھی، جو ان کے مسلسل الکول استعمال کا نتیجہ تھی۔ ان کی وفات کے بعد بھی ان کی لکھائی کا اثر اردو ادب پر قائم رہا، اور وہ آج بھی ایک لیجنڈ کے طور پر یاد کیے جاتے ہیں۔

ورثہ

منٹو کو اردو ادب کا "شاہکار" سمجھا جاتا ہے۔ ان کی کہانیاں نہ صرف اردو بلکہ عالمی سطح پر بھی ترجمہ کی گئیں اور انہیں بہت پذیرائی ملی۔ ان کی لکھائی نے بعد کے لکھاریوں، جیسے اسماعیل مراد، اور دیگر کو متاثر کیا۔ آج بھی ان کے افسانے پڑھے اور سمجھے جاتے ہیں، خاص کر ان لوگوں کے ذریعے جو معاشرتی اصلاحات اور حقیقت پسندی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

ان کی شخصیت

منٹو ایک حساس، بے باک، اور کبھی کبھی خود تباہ کن شخصیت کے مالک تھے۔ وہ معاشرے کے دوہرے معیار، مذہبی منافقت، اور انسانی کمزوریوں کو بے نقاب کرنے میں یقین رکھتے تھے۔ ان کی لکھائی میں ہنرمندی کے ساتھ ساتھ ایک گہرا درد بھی چھپا ہوا تھا، جو ان کی زندگی کی مشکلات اور مشاہدات کا نتیجہ تھا۔

ادب اور شعراء نے دنیا بھر میں اپنی منفرد شناخت بنائی ہے۔ انہوں نے نہ صرف اردو ادب کو بلکہ فارسی، پنجابی، سندھی، بلوچی، اور پشتو زبانوں میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہاں چند مشہور ادباء اور شعراء کی فہرست ہے جنہوں نے اپنے کام کے ذریعے ادبی دنیا میں انقلاب برپا کیا!

معروف ادباء اور شعراء جنہوں نے ادبی دنیا میں انقلاب برپا کیا

محمد اقبال

زبان: فارسی، اردو

کام: فلسفیانہ اور روحانی شاعری، "شعرائے مشرق" کے نام سے مشہور۔ ان کی مشہور تصنیفات میں "اسرارِ خودی"، "رموزِ بےخودی"، اور "بانگِ درا" شامل ہیں۔

اہمیت: اقبال کو قومی شاعر اور پاکستان کے نظریاتی بانیوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ان کی شاعری نے مسلم امہ کو جگنے کی ترغیب دی۔

فیض احمد فیض

زبان: اردو

کام: انقلابی شاعری، غزلیں، نظمیں۔ مشہور اشعار میں "سب زندانوں میں بند ہے، سب زنجیروں میں" اور "ہم دیکھیں گے" شامل ہیں۔ اہمیت: فیض کو 20 ویں صدی کے عظیم ترین اردو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہیں لینن امن انعام سے بھی نوازا گیا۔

احمد فراز

زبان، اردو

کام: رومانوی اور انقلابی شاعری، مشہور غزلیں جیسے "رُخ سے پُھیر انقاب تو نہیں" اور "نہ چھوڑا تو نے دل کا راستہ"۔

اہمیت: فراز کی شاعری میں محبت، آزادی، اور انسانیت کے جذبات نمایاں ہیں۔ انہیں "شاعرِ احساس" بھی کہا جاتا ہے۔

جوش ملیح آبادی

زبان، اردو

کام: انقلابی اور رومانوی شاعری، غزلیں، نظمیں۔ مشہور تصنیفات میں "شعلے" شامل ہیں۔ اہمیت: جوش نے آزادی کی تحریک میں بھی فعال کردار ادا کیا اور ان کی شاعری میں جذبہ آزادی اور محبت دونوں ملتے ہیں۔

پرویز شاکر

زبان: اردو

کام: جدید اردو شاعری، نظمیں اور غزلیں۔ ان کی مشہور نظم "زنداں نامہ" اور "صحراء میں لکیر" ہیں۔

اہمیت: پرویز شاکر نے جدید تخیل اور فلسفیانہ انداز کے ساتھ اردو شاعری کو نئی جہت دی۔

مہدی حسن (گائیک اور شاعر)

زبان: اردو

کام: غزلوں اور نعتوں کے ذریعے شاعری کو موسیقی سے جوڑا۔ ان کی آواز میں فیض اور اقبال کی شاعری نے دل جیتے۔ اہمیت: مہدی حسن نے شاعری کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی

زبان: سندھی

کام: صوفیانہ شاعری، "شاہ جو رِسالہ" ان کی مشہور تصنیف ہے۔ اہمیت: سندھی ادب کے بانیوں میں سے ایک، ان کی شاعری میں انسانیت، محبت، اور روحانیت کے عناصر ہیں۔

بلوچ رحیم

زبان: بلوچی

کام: بلوچی ادب میں نمایاں کردار، شاعری اور کہانیاں۔

اہمیت: بلوچ ثقافت اور زبان کو فروغ دینے والے اہم ترین ادباء میں سے ایک۔

خوشحال خان خٹک

زبان: پشتو

کام: پشتو شاعری کے بانی، جنگ اور محبت دونوں موضوعات پر لکھا۔

اہمیت: پشتو ادب کے عظیم شاعر، جنہوں نے پشتون قوم کی شناخت کو مضبوط کیا۔

عمران خان (شاعر)

زبان: پنجابی، اردو

کام: پنجابی ادب میں نئے انداز کی شاعری، غزلیں اور نظمیں۔ اہمیت: پنجابی زبان میں محبت اور ثقافت کو اجاگر کرنے والے اہم شاعر۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ڈومنیکن ریپبلک میں خوفناک حادثہ

نائٹ کلب کی چھت گرنے سے ۲۷/افراد جاں بحق، ۱۵۰/سے زائد زخمی

ڈومنیکن ریپبلک کی راجدھانی سینٹوڈومنگو میں ایک خوفناک حادثہ پیش آیا ہے۔ شہر کے مشہور جیٹ سیٹ نائٹ کلب کی چھت اچانک منہدم ہوگئی، جس میں کم از کم 27 لوگوں کی موت ہوگئی۔ اس حادثہ میں 150 سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے اور لوگوں سے خون عطیہ کرنے کی اپیل بھی کی گئی ہے۔ حادثہ کے وقت نائٹ کلب میں زبردست بھیڑ موجود تھی، کیونکہ وہاں لائیو میوزک پرفارمنس چل رہا تھا۔ حادثہ کے بعد نائٹ کلب میں افرا تفری مچ گئی۔ حادثہ کے بعد سنٹرل ایمرجنسی آپریشنز کے ڈائریکٹر جوان مینوئل مینڈیز کا بیان سامنے آیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ''ملبہ کے نیچے اب بھی کئی لوگوں کے دبے ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ کچھ لوگ اب بھی زندہ ہیں اور جب تک آخری شخص کو باہر نہیں نکالا جاتا، تب تک ہم ریسکیو آپریشن نہیں روکیں گے۔'' کچھ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس حادثہ میں مشہور میرینگیو گلوکار روبی پیریز بھی زخمی ہوگئے ہیں۔ وہ حادثے کے وقت اسٹیج پر ہی پروگرام پیش کر رہے تھے۔ ڈومنیکن ریپبلک کے صدر لوئس ابینا ڈیر نے اس حادثہ پر اپنے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر لکھا ہے کہ ''ہم جیٹ سیٹ نائٹ کلب میں ہوئے حادثہ سے بے حد غمزدہ ہیں۔ ہماری سبھی ایجنسیاں متاثرہ لوگوں کی مدد کے لیے بغیر رکے کام کر رہی ہیں۔'' صدر ابینا ڈیر نے خود جائے حادثہ کا دورہ بھی کیا اور وہاں اپنوں کی تلاش کر رہے لوگوں سے ہمدردی ظاہر کی۔ اس حادثہ کی وجہ کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے، لیکن پتہ کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ جانچ ایجنسیاں موقع پر موجود ہیں اور ریسکیو ٹیمیں بھی اپنا کام کر رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہوسکتا ہے بلڈنگ کی تعمیر میں پہلے سے ہی کوئی کمی رہی ہو، یا پھر وہاں کیے گئے تعمیراتی کام میں لاپروائی اس حادثہ کی وجہ ہو۔ حادثہ کے بعد سے ہی نائٹ کلب کے سیکورٹی نظام پر بھی سوال اٹھ رہے ہیں۔ جانچ مکمل ہونے تک کلب کو سیل کر دیا گیا ہے۔

غزہ کی جنگ مسلمانوں کی تنہائی کا باعث بن رہی ہے: مسلم ورلڈ لیگ

ریاض: مسلم ورلڈ لیگ کے سربراہ نے کہا ہے کہ غزہ جنگ کی وجہ سے برطانوی نوجوان مسلمان مایوسی اور تنہائی کا شکار ہو رہے ہیں۔ عرب نیوز کے مطابق الشیخ محمد بن عبدالریم العیسیٰ نے برطانیہ کی حکومت پر زور دیا کہ وہ (مسلمانوں کے) انضمام کو قومی سلامتی کے مسئلے کے طور پر دیکھے۔ انہوں نے دی ٹائمز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ (غزہ کے) تنازع نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تقسیم کو 'بڑھا دیا' ہے، جس سے دونوں جانب انتہا پسندی کو فروغ مل سکتا ہے۔ مسلم ورلڈ لیگ کے سربراہ کا کہنا تھا کہ (برطانیہ) سے باہر کی سیاسی صورتحال کی اندرون ملک انضمام میں مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے دونوں فریقوں پر زور دیا کہ وہ اندرون ملک باہمی تشویش کا باعث بننے والے مسائل پر توجہ دیں۔ الشیخ محمد بن عبدالریم العیسیٰ نے پہلے خبردار کیا تھا کہ بڑھتا ہوا اسلاموفوبیا برطانیہ میں پرامن بقائے باہمی کے لیے خطرہ ہے۔ مسلم ورلڈ لیگ دنیا کی سب سے طاقتور اسلامی تنظیموں میں سے ایک ہے، اور سنہ 2023 میں الشیخ محمد بن عبدالریم العیسیٰ پہلی ممتاز مسلم شخصیت بن گئے تھے جن کا بکنگھم پیلس میں برطانیہ کے بادشاہ چارلس نے استقبال کیا۔ ان کا یہ انتباہ مسلم ورلڈ لیگ کی نئی پولنگ کے دوران آیا جس میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان اقدار اور تصورات میں واضح فرق پایا گیا، خاص طور پر نوجوانوں میں۔ پول کے مطابق برطانیہ میں نوجوان مسلمان مرکزی دھارے کی سیاست سے سب سے زیادہ الگ تھلگ ہیں اور انضمام کو ایک اہم فرض کے طور پر نہیں دیکھتے۔ الشیخ محمد بن عبدالریم العیسیٰ کا کہنا تھا کہ 'مسلم ورلڈ لیگ سمجھتی ہے کہ یہ دوری تفرقہ پیدا کرتی ہے اور انتہا پسند، مسلم اور غیر مسلم دونوں میں، جہاں تقسیم ہوتے ہیں وہاں پنپتے ہیں۔

غزہ پر کنٹرول کرنا اور اسے ملکیت میں لانا اچھی بات ہے: ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ غزہ پر کنٹرول کرنا اور اسے ملکیت میں لانا اچھی بات ہے، ایران کے ساتھ براہ راست بات چیت کرنے جا رہے ہیں، ایران کے ساتھ بات چیت کا آغاز ہفتے سے ہوگا۔ صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ غزہ جنگ کو رکنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا، غزہ پر کنٹرول کرنا اور اسے ملکیت میں لانا اچھی بات ہے، حماس کی زیر حراست یرغمالیوں کی رہائی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے ساتھ ایران اور تجارت پر بات چیت ہوئی، ایران کے ساتھ براہ راست بات چیت کرنے جا رہے ہیں۔ ایران کے ساتھ معاہدہ کرنا ترجیح ہے، ایران کے ساتھ اعلیٰ سطح بات چیت ہفتے کو ہوگی، ایران کے ساتھ براہ راست بات چیت میں معاہدہ بھی ہوسکتا ہے۔ ایران سے بات چیت کامیاب نہ ہوئی تو ایران بڑے خطرے میں آجائے گا، وہ نہیں ہوسکتا کہ ایران کے پاس ایٹمی ہتھیار ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسے ترکیے سے مسئلہ ہے تو میں اسے حل کروں گا، اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا کہ غزہ سے متعلق ایک اور ڈیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔

سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان کا امریکی ہم منصب سے ٹیلی فونک رابطہ

ریاض: سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان نے امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ سے ٹیلی فونک بات چیت میں دفاعی تعاون پر گفتگو کی ہے۔ سعودی میڈیا کے مطابق سعودی وزیر دفاع خالد بن سلمان اور امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے خطے کی موجودہ صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا۔ دونوں وزرائے دفاع نے سعودی عرب و امریکا کے درمیان دفاع کے شعبے میں تعاون پر گفتگو کی۔ دوسری جانب سعودی فوجی سربراہ لیفٹیننٹ جنرل فیاض کی امریکی کمانڈر جنرل مائیکل ایرک کوریلا سے بھی ملاقات ہوئی۔ فوجی کمانڈروں کی ملاقات میں دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی شعبوں میں تعاون کے فروغ پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔

امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ بات چیت ہفتے کو عُمان میں ہوگی: عباس عراقچی

تہران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا کہنا ہے کہ ایران اور امریکا اعلیٰ سطح کی بالواسطہ بات چیت کے سلسلے میں 12 اپریل بروز ہفتہ عُمان میں اکٹھا ہوں گے۔ یہ موقف امریکی صدر کی بتائی ہوئی بات کے برخلاف ہے جنھوں نے ''براہ راست بات چیت'' کا ذکر کیا تھا۔ عراقچی نے آج منگل کے روز ''ایکس'' پلیٹ فارم پر پوسٹ میں کہا کہ ''یہ ایک موقع کے ساتھ ساتھ امتحان بھی ہے... گیند امریکا کے کورٹ میں ہے''۔ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز باور کرایا تھا کہ ان کا ملک ایران کے ساتھ ''براہ راست بات چیت'' کر رہا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ''ایک انتہائی اعلیٰ سطح کا اجلاس'' ہفتے کے روز منعقد ہوگا۔ یہ ایک حیران کن اعلان تھا کیوں کہ اس سے قبل ایرانی ذمے داران اس نوعیت کے مذاکرات کے لیے امریکی دعوت کو مسترد کر رہے تھے۔ ٹرمپ کا موقف ہے کہ وہ فوجی تصادم کے مقابلے میں ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے ایک معاہدے تک پہنچنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اسرائیل اور بحیرہ احمر میں امریکی جنگی جہازوں کو نشانہ بنایا ہے: حوثی ملیشیا

صنعا: یمن میں حوثی ملیشیا نے پیر کے روز اعلان کیا کہ انھوں نے اسرائیل میں ایک فوجی ٹھکانے کو نشانہ بنایا اور بحیرہ احمر میں امریکی بحریہ کے دو جنگی جہازوں پر حملہ کیا۔ اس سے قبل اسرائیلی فوج نے اعلان کیا تھا کہ مشرق کی سمت سے آنے والے ایک ڈرون طیارے کو مار گرایا گیا۔ حوثی ملیشیا کے عسکری ترجمان یحیٰی سریع نے ایک وڈیو بیان میں بتایا کہ ''ایک ڈرون طیارے کے ذریعے اسرائیل کے علاقے یافا میں دشمن کے ایک عسکری ہدف کو نشانہ بنایا گیا''۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ ''بحیرہ احمر میں امریکی بحریہ کے دو جنگی جہازوں کو کئی کروز میزائلوں اور ڈرون طیاروں کے ذریعے نشانہ بنایا گیا''۔ اس سے قبل پیر کے روز اسرائیلی فوج نے بتایا تھا اس نے مشرق کی سمت سے آنے والے ایک ڈرون طیارے کو اپنی اراضی میں داخل ہونے سے پہلے ہی فضا میں روک دیا۔ یمن میں ایرانی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا کے زیر کنٹرول علاقوں پر 15 مارچ سے تقریباً روزانہ کی بنیاد پر امریکی فضائی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ حملوں کا مقصد حوثی ملیشیا کو مجبور کرنا ہے کہ وہ اسرائیل سے وابستہ ہونے کا الزام لگا کر بحری جہازوں کو نشانہ بنانا روک دے۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ وہ غزہ میں فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کے واسطے امریکی جنگی جہازوں اور اسرائیل کو حملوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ سات اکتوبر 2023 کو غزہ میں جنگ چھڑنے کے بعد حوثیوں نے بحیرہ احمر اور خلیج عدن میں بحری جہازوں اور اسی طرح اسرائیلی اراضی کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے بعد حملوں کو روک دیا گیا تھا۔

امریکہ اپنی ضد پر قائم رہا تو آخر تک لڑیں گے: چین

بیجنگ: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مزید 50 فیصد ٹیرف کی دھمکی پر چین کا سخت ردعمل سامنے آ گیا۔ ترجمان چینی وزارت تجارت کا کہنا ہے کہ امریکا اپنی ضد پر قائم رہا تو چین آخر تک لڑے گا، امریکا کے اس طرح کے اقدامات کبھی قبول نہیں کریں گے۔ چینی ترجمان نے کہا ہے کہ ٹرمپ کی دھمکی نے امریکا کے بلیک میلنگ رویے کو ایک بار پھر بے نقاب کر دیا ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ امریکا ٹیرف بڑھاتا رہا تو چین اپنے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے سخت جوابی اقدامات کرے گا۔ ترجمان چینی وزارت تجارت کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکا کے ساتھ مذاکرات چاہتے ہیں، تجارتی جنگ میں کوئی فاتح نہیں ہوتا۔

یہ خطرے کے احساس کی وجہ سے ہوا: پیرامیڈیکس کے قتل پر اسرائیلی ردعمل

یروشلم: اسرائیلی فوج نے اتوار کو جنوبی غزہ کی پٹی میں رفح کے قریب پیرا میڈیکس کی ہلاکتوں سے متعلق حالات کا ایک مختلف بیان پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ تفتیش کار اب بھی اس حوالے سے شواہد کی جانچ کر رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے نہتے طبی عملے کے افراد کے قتل پر عذر پیش کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ یہ واقعہ خطرے کے احساس کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ یاد رہے گزشتہ ماہ مارچ کے دوران غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فورسز نے طبی عملے کے 15 افراد کو قتل کر دیا تھا۔ صیہونی فوج نے مزید کہا کہ اس نے حماس کے چھ عسکریت پسندوں کی شناخت کی ہے کہ وہ واقعے کے وقت آس پاس موجود تھے۔ اسرائیلی فوج کے چیف آف سٹاف نے آنے والے دنوں میں تحقیقات کو مزید گہرا اور مکمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے مزید کہا کہ ایک بار تحقیقات مکمل ہونے کے بعد نتائج ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب ایک اسرائیلی فوجی عہدیدار نے ہفتے کی رات دیر گئے اعلان کیا تھا کہ تفتیش کار ویڈیو کی جانچ کر رہے ہیں اور وہ اتوار کو اپنے نتائج فوجی رہنماؤں کو پیش کریں گے۔ اسرائیلی میڈیا نے بھی فوجی بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ فورسز نے اس بات کا تعین کیا کہ ہلاک ہونے والوں میں سے کم از کم چھ کا تعلق مسلح گروپوں سے ہے۔ لیکن اہلکار نے اس بارے میں کوئی ثبوت یا تفصیلات فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ ہفتے کے روز دیر گئے ایک بریفنگ میں صحافیوں کو بتایا گیا کہ تحقیقات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ واضح رہے اسرائیلی فوج نے ابتدائی طور پر دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ان گاڑیوں پر فائرنگ کی تھی جو اندھیرے میں مشکوک'' انداز میں ان کی پوزیشن کے قریب پہنچی تھیں۔ اقوام متحدہ اور فلسطینی ہلال احمر نے واقعے کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ پندرہ پیرامیڈیکس اور ایمرجنسی ورکرز کو 23 مارچ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا اور انہیں ایک اجتماعی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ ایک ہفتے بعد اقوام متحدہ اور فلسطینی ہلال احمر کے اہلکاروں کو اس مقام سے ان کی لاشیں ملی تھیں۔

برازیل، خوفناک ٹریفک حادثے میں درجنوں گاڑیاں جل کر راکھ

برازیل: برازیل میں خوفناک ٹریفک حادثے کے نتیجے میں کئی گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق خوفناک حادثے کے باعث گاڑیوں میں آگ لگ گئی، جس سے 21 گاڑیاں اور 4 ٹرک جل کر راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ رپورٹس کے مطابق ریسکیو حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کے نتیجے میں 6 افراد جھلس کر زخمی ہوئے، معاملے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھی برازیل میں خوفناک ٹریفک حادثے کے نتیجے میں کم از کم 40 افراد ہلاک ہوگئے تھے، تیز رفتار ٹرک چلتی کار کے اوپر جا گرا تھا، تاہم اس میں موجود افراد معجزانہ طور پر بچ گئے تھے۔ فائر ڈیپارٹمنٹ نے تصدیق کی تھی کہ مسافروں کی بس اور ٹرک کا تصادم جنوب مشرقی ریاست میناس گیرائس کے قصبے لاڑینہ کے قریب پیش آیا تھا۔ جنوب مشرقی برازیل کی ایک شاہراہ پر ایک مسافر بس اور ٹرک کے تصادم میں کم از کم 40 افراد جان سے گئے۔ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' نے رپورٹ کیا تھا کہ ابتدائی طور پر فائر فائٹرز نے بتایا کہ 45 مسافروں کو لے جانے والی بس کا ٹائر پھٹ گیا تھا، جس کی وجہ سے ڈرائیور کنٹرول کھو بیٹھا اور فیڈرل ہائی وے پر آنے والے ٹرک سے تصادم ہوگیا۔ 13 زخمی افراد کو تھیوفیلو اوتونی کے قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ بد قسمت بس ساؤ پالو سے روانہ ہوئی تھی اور اس میں 45 مسافر سوار تھے۔ مذکورہ بس ٹرک سے ٹکرا گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک کار بھی بس سے ٹکرا گئی، لیکن اس کار کے تینوں مسافر زندہ بچ گئے۔ تمام زخمیوں کو نکال لیا گیا ہے، فائر فائٹرز کا کہنا ہے کہ حادثہ 32 سے 35 جانیں لے گیا۔ برازیلی میڈیا آؤٹ لیٹ گلوبو کے مطابق، حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا، اور پولیس اسے تلاش کر رہی ہے۔ گلوبو نے فیڈرل ہائی وے پولیس کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ جس ہائی وے پر حادثہ پیش آیا وہ 2023 میں ملک کی سب سے مہلک ترین سڑک تھی۔

عوامی لیگ کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے والے ایک دن انصاف کے کٹہرے میں ہوں گے: شیخ حسینہ

ڈھاکہ: جتھنہ پلٹ اور سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے ملک چھوڑ کر چلے جانے کے باوجود بنگلہ دیش میں لگاتار عدم استحکام ہے۔ عوامی لیگ کے رہنماؤں کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس درمیان شیخ حسینہ نے بنگلہ دیش میں عبوری حکومت کے چیف صلاح کار محمد یونس پر شدید حملہ کیا ہے۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے کہا: ''اللہ نے مجھے کسی وجہ سے زندہ رکھا ہے اور ایک دن آئے گا جب عوامی لیگ کے رہنماؤں کو نشانہ بنانے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔'' عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب وہ سوشل میڈیا پر اپنی پارٹی کے رہنماؤں کے کنبہ کے اراکین سے بات کر رہی تھیں۔ شیخ حسینہ نے بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ ایسا انسان ہے جس نے عام لوگوں سے کبھی سچا پیار نہیں کیا۔ حسینہ نے آگے کہا: ''اس نے اونچی سود پر غریبوں کو چھوٹی چھوٹی رقم قرض دی اور اس پیسے سے خود غیر ملکوں میں عیش و آرام کی زندگی جی۔ اس وقت ہم ان کی اصلیت نہیں سمجھ پائے اور اس کی بہت مدد بھی کی، لیکن لوگوں کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس نے صرف اپنے لیے اچھا کیا۔ اب اس کی اقتدار کی بھوک بنگلہ دیش کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ شیخ حسینہ نے سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ترقی کے ماڈل کی شکل میں دیکھا جانے والا بنگلہ دیش اب ایک دہشت گرد ملک بن گیا ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے رہنما اور کارکنان کو جس طرح سے مارا جا رہا ہے، اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ عوامی لیگ کے لوگ، پولیس، وکیل، صحافی اور فن کار سبھی کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ شیخ حسینہ نے اپنے والد اور ملک کے پہلے صدر شیخ مجیب الرحمٰن سمیت پورے کنبہ کے قتل کو یاد کرتے ہوئے جذباتی ہو کر کہا: ''میں نے ایک ہی دن میں اپنے والد، والدہ، بھائی اور پورے کنبہ کو کھو دیا۔ اس کے بعد ہمیں ہمارے ملک لوٹنے نہیں دیا گیا۔ مجھے اپنوں کو کھونے کا گہرا دکھ سمجھ میں آتا ہے۔ انہوں نے آگے کہا: ''اللہ میری حفاظت کرتا ہے۔ شاید وہ میرے ذریعہ کچھ اچھا کروانا چاہتا ہے، جن لوگوں نے یہ بھیانک جرم کیے ہیں انہیں سزا ضرور ملنی چاہیے۔ یہ میرا عہد ہے۔ بات چیت کے دوران عوامی لیگ کے رہنماؤں اور کارکنوں کے رشتہ داروں نے بتایا کہ کیسے ان کے اپنوں کو مارا گیا اور ان پر ظلم ہوئے۔ ان باتوں کو سن کر سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے جذباتی ہو کر کہا، ''یہ لوگ انسان نہیں ہیں، انہیں ایک دن انصاف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ ایسے ظلم کو کافی معاف نہیں کرے گا۔

تجوید القرآن اکیڈمی کی جانب سے معصوم روزہ دار کو انعامات سے نوازا گیا

رتناگیری (محمد طفیل ندوی) ماہ رمضان جو ہر اعتبار سے اپنے اندر بیشمار انوار و برکات سمیٹے ہوئے تھا ہم سے وہ رخصت ہوگیا اس ماہ میں جو سب سے اہم کام تھا وہ تھا روزہ، اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، اور ہر وہ شخص جو عاقل و بالغ مسلمان ہوں، اس پر روزہ رکھنا فرض ہے، بڑوں کی طرف سے ان روزوں کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے تو وہیں چھوٹے چھوٹے بچے بھی بڑوں کو دیکھ کر شوق و جذبہ سے روزہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی معصومیت اور چھوٹی عمر کی وجہ سے انہیں منع بھی کیا جاتا ہے البتہ وہ بضد ہو کر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، تو کہیں والدین اپنے بچوں کو اس ماہ کے انوار و برکات کے حصول کیلئے روزہ رکھنے کی بخوشی اجازت دیتے ہیں، یقیناً یہ ایک اچھا اور قابل ستائش عمل ہے، اس سلسلے میں تجوید القرآن اکیڈمی نے ان معصوم روزہ دار کو انعام و اکرام سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی، تاکہ ایمان کی تازگی اور ارکان اسلام پر اپنی زندگی کو پیش کرنے والے بنیں، اس موقع پر قاری محمد سعد مجگاؤنگر نے کہا کہ یہ انعام تو بہت مختصر ہے اصل انعام تو اللہ رب العزت انہیں خود دیگا جو حدیث قدسی ہے کہ ''روزہ میرے لئے ہے میں اس کا بدلہ دونگا'' بس ہم تمام امت مسلمہ اپنے نونہالوں کی دینی فکر کریں، اور ان کی شعائر اسلام پر تربیت کریں۔

بقیہ: توہین عدالت کے تحت کارروائی.....

لانے کے بعد 5 ججوں پر مشتمل خصوصی بنچ تشکیل دی گئی تھی کہ انہوں نے ہائی کورٹ کے موجودہ ججوں اور سابق چیف جسٹس کے خلاف توہین آمیز الزامات لگائے تھے۔ بامبے ہائی کورٹ نے یوٹیوب اور ایک میڈیا تنظیم کو ایڈوکیٹ نیلیش اوجھا کی مبینہ پریس کانفرنس کی ویڈیو کلپ ہٹانے کا حکم دیا۔ دیشا سالیان کیس میں، دیشا کے والد ستیش سالیان کی نمائندگی کرنے والے وکیل نیلیش اوجھا نے دعویٰ کیا ہے کہ دیشا نے خودکشی نہیں کی اور نہ ہی ان کی موت حادثاتی تھی۔ اس کے بجائے، اسے ایک سیاست دان، اس کے دوستوں اور محافظوں کے ذریعہ اجتماعی عصمت دری کے بعد بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔

بقیہ: وقف ترمیمی بل پر بی جے پی کی.....

آج برسرِ اقتدار انکی حمایتی جو غیر مسلم ہیں انکی بڑی تعداد اس میں موجود ہیں، مزید مفتی اسمٰعیل قاسمی نے کہا کہ سوال یہ ہے کہ آپ نے رام مندر بنایا اس میں کسی مسلم کو شامل نہیں کیا لیکن آپ پورملک میں جتنی وقف کی املاک پر اپر ٹیاں ہیں اسکی جو کمیٹی بنائی ہے اس میں غیر مسلم لوگوں کو جو مسلمانوں کے کبھی ہمدرد نہیں ہے انھیں شامل کیا گیا ہے اور جو اختیارات کلکٹر کو دیے گئے ہیں حالات بظاہر مسلمانوں کے مخالف ہیں وقف کی املاک کی حفاظت مشکل ہے اندیشہ ظاہر ہے اور بی جے پی کی طرف سے جو باتیں آئی ہے وہ تو سبز باغ دیکھانے جیسی ہے اور ہوگا کیا یہ آنے والا وقت بتائے گا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، سمت دیگر مسلم تنظیمیں متحد ہو کر کوئی پروگرام چلاتی ہے اور ملک کا مسلمان جیسے شاہ بانو کیس میں متحد ہو کر کے پوری طاقت کے ساتھ جو احتجاج کیا تھا تو سپریم کورٹ کے فیصلے کو پارلیمنٹ میں بدل دیا گیا تھا آج پارلیمنٹ کے اندر یہ فیصلہ ہوا ہے اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا ارشد مدنی ان اکابرین کی طرف سے جو بیانات آئے ہیں ان بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بل کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا، اور ہمارے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے قومی قائد اسدالدین اویسی جو خود بیرسٹر ہے قانون داں ہے انکی اس پر کڑی نظر ہے انھوں نے جن دفعات کا حوالہ دیا ہے اسکے پیش نظر یہ ملک کے بنیادی قانون کے خلاف ہے اس لیے اسکو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا قانونی لڑائی لڑی جائے گی کورٹ کے باہر مسلم پرسنل لا بورڈ اور جمعیت علماء و دیگر تنظیموں کی طرف سے جو ہدایت دی جائے گی ملک کا مسلمان اگر صحیح معنی میں اس طاقت کے ساتھ احتجاج کریں گا امید ہے کہ اس میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور آئے گی، اور اس بل کو کینسل کروایا جا سکتا ہے۔

تعزیتی نشست برائے مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب

کل بروز اتوار شام اسداللہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں شام ساڑھے سات بجے مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب کی یاد میں ایک پُراثر تعزیتی نشست منعقد کی گئی۔ اس پُرسوز محفل میں جن معزز شخصیات نے شرکت فرما کر مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسداللہ خان صاحب، جناب عرفان جعفری صاحب، ڈاکٹر سلیم خان صاحب، جناب سلیم شیخ صاحب (گوندی سے) افسر عثمان صاحب، آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے مہاراشٹر جنرل سکریٹری جناب سیف پٹھان صاحب، سید علی اشرف صاحب، شبیر خان صاحب، جماعت اسلامی ہند ممبرا کے صدر جناب معظم اسرے صاحب، یعقوب بھائی صاحب موجود تھے۔ ہم اہلِ خانہ دل کی گہرائیوں سے ان تمام معزز احباب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمارے غم میں شریک ہو کر ہمارے دکھ کو بانٹا اور ہمیں تسلی بخشی۔ ہمارے بڑے ماموں جناب اکبر خان صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب سے اپنی محبت، انسیت اور بچپن کی حسین یادوں کو جس انداز میں بیان کیا، اُس نے محفل کے تمام سامعین کے دل موہ لیے۔ اُن کے جذبات میں سچائی اور بھائی چارے کا ایسا عکس تھا جو ہر دل پر اثر انداز ہوا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ایسی محبت و الفت تمام بھائیوں کے درمیان قائم و دائم رکھے۔ اسی نشست میں مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب کے نواسے حاسر احمد خان نے مرحوم کی لکھی ہوئی ایک خوبصورت نظم پڑھ کر اپنے نانا کو خراجِ تحسین پیش کیا، جس نے محفل کو ایک روحانی کیفیت سے بھر دیا۔ ان کے اندازِ بیان اور احساس نے ہر دل کو چھو لیا۔ مزید برآں، مرحوم کے بھانجے عمیر خان نے بھی اپنے ماموں کی یاد میں چند اشعار پیش کیے جنہیں سن کر سامعین کی آنکھیں نم ہوگئیں اور دل بھر آیا۔ ان کے اشعار نے محفل کو مزید پُرسوز بنا دیا اور مرحوم کی یادوں کو تازہ کر دیا۔ ہم بالخصوص ڈاکٹر اسداللہ خان صاحب کے بے حد ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے اس نشست کے تمام انتظامات نہایت حسن و خوبی سے انجام دیے۔ آپ ہمیشہ ہمارے خیر خواہ و محسن رہے ہیں۔ آپ کا مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب کے بارے میں کیا گیا خطاب نہایت پُراثر اور دل کو چھو لینے والا تھا۔ آپ نے جس انداز میں مرحوم کی ہمت، جرأت اور زندگی کے واقعات بیان کیے، اُس سے نہ صرف ہماری آنکھیں نم ہوئیں بلکہ دل کو نئی ہمت اور حوصلہ بھی ملا۔ ہم جناب عرفان جعفری صاحب کے بھی تہہ دل سے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس غم کی گھڑی میں شرکت فرما کر ہمیں تسلی بخشی۔ محترم عرفان جعفری صاحب ہمارے مرحوم ماموں کے پرانے ساتھیوں میں سے ہیں۔ آپ کے پرخلوص اور محبت بھرے الفاظ ہمارے لیے باعثِ سکون و تسکین بنے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی عمر، عزت و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ ڈاکٹر سلیم خان صاحب، جو ہمارے مرحوم ماموں کے دیرینہ اور قریبی دوستوں میں سے ہیں، اُن کی شرکت ہمارے لیے باعثِ تسکین بنی۔ ہم ان کے خلوص پر شکر گزار ہیں اور ان کی صحت و عافیت کے لیے دعا گو ہیں۔ جناب سلیم شیخ صاحب، جو مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب کے بچپن کے رفیقِ خاص ہیں، اُن کی موجودگی نے ہمیں ماضی کی حسین یادوں سے جوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمرِ دراز عطا فرمائے اور ان کے جذبات کو شرفِ قبولیت بخشے۔ افسر عثمان صاحب کا دل کو چھو لینے والا بیان ہمارے لیے باعثِ تسلی و تشفی بنا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اُنہیں مزید عزت و برکت عطا فرمائے۔ ہم جناب سید علی اشرف صاحب کے بھی تہہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس پُرمعنی نشست میں شرکت فرما کر ہمیں حوصلہ دیا اور غم کی اس گھڑی میں ہمارے ساتھ کھڑے رہے۔ جناب سیف پٹھان صاحب نے جن الفاظ میں ہمارے ماموں مرحوم عبدالرؤف لالا صاحب کی زندگی، کردار اور خدمات کو بیان کیا، وہ ہمارے لیے باعثِ فخر و عزت ہیں۔ ان کی باتیں ہمارے دلوں کو چھو گئیں۔ برادر معظم اسرے صاحب نے جن جذبات سے مرحوم سے اپنے دلی تعلق کا اظہار کیا۔ اور ایک چھوٹے بھائی کی سی محبت و عقیدت کو جس خوبصورتی سے بیان کیا، وہ ہمارے دل میں ہم

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

نیا ہندوستان تیز رفتار اصلاحات کے ساتھ نئے مواقع کی سرزمین ہے: لوک سبھا اسپیکر

تاشقند کیمپ آفس/نئی دہلی، 08اپریل (یواین آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج کہا کہ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی طلباء ہندوستانی اقدار اور ثقافت کے سفیر ہیں انہوں نے کہا کہ ہزاروں میل دور رہنے کے باوجود یہ طلباء ہندوستانی اقدار سے وابستہ رہتے ہیں اور اپنے میزبان ممالک میں بھی ان کا پرچار کرتے ہیں۔ مسٹر برلا نے ازبکستان کے اپنے چار روزہ دورے کے دوران سمرقند میڈیکل یونیورسٹی میں ہندوستانی طلباء سے بات چیت کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر برلا فی الحال بین پارلیمانی یونین (آئی پی یو) کی 150ویں اسمبلی میں ہندوستانی پارلیمانی وفد (آئی پی ڈی) کی قیادت کر رہے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ نیا ہندوستان" نئے مواقع کی سرزمین" کے طور پر جانا جاتا ہے، جہاں ہر شعبے میں تیزی سے اصلاحات ہو رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آیوشمان بھارت جیسے قومی اقدامات نے ملک بھر میں صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں وسیع مواقع فراہم کیے ہیں۔ آیوشمان بھارت نیٹ ورک میں سرکاری اسپتالوں کے ساتھ نجی اسپتالوں کی شمولیت کے ساتھ یہ اسکیم ایف ایم جی ڈاکٹروں کو بے حد قیمتی تجربہ حاصل کرنے اور ملک کے صحت کی دیکھ بھال کے نظام میں اپنا حصہ ڈالنے کے بے پناہ مواقع فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں طبی تحقیق اور تعلیم کی تیز رفتار ترقی کے ساتھ طلباء کے لیے تعلیمی اور تحقیقی اداروں میں کام کرنے کے بہت سے مواقع موجود ہیں۔ مسٹر برلا نے طلباء سے کہا کہ ہندوستان دنیا کے ہر کونے میں رہنے والے ہندوستانیوں کے بارے میں یکساں طور پر فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بیرون ملک ہندوستانی طلباء کی مدد اور تعاون کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ "مدد" (MADAD) پورٹل جیسے اقدامات اور بیرون ملک ہندوستانی سفارت خانوں کی فعال مشغولیت کے ذریعہ حکومت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہندوستانی طلباء کو اپنی تعلیم، تحفظ اور کیریئر کے امکانات میں کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے فخریہ انداز میں کہا "ہندوستانی ڈاکٹروں کی عالمی پہچان ہے اور آپ کو اس روایت کو آگے بڑھانا چاہیے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان نے ہمیشہ بہترین ڈاکٹر پیدا کیے ہیں اور یہ طلباء اپنے علم اور مہارت سے دنیا بھر میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مضبوط بنائیں گے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ طلباء کا عالمی تجربہ ان کے طبی کیریئر میں مزید کامیابی کی راہ ہموار کرے گا۔ لوک سبھا اسپیکر نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور ہنر کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر لگن اور ہمدردی جیسی اقدار کو بھی بیدار کریں۔ انہوں

نے طلبا سے کہا کہ ان کی محنت صحت کی عالمی خدمات کو ایک نئی سمت دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے ثقافتی اور تعلیمی نمائندوں کے طور پر طلباء ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان دوستی اور تعاون کو مضبوط بنانے میں بھی اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ مسٹر اوم برلا نے گزشتہ روز واین آر آئیز کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ازبکستان میں مقیم ہندوستانی تارکین وطن کی محبت اور پیار ہندوستان کے لیے متاثر کن ہے، جنہوں نے ہندوستانی برادری کی کوششوں نے ہندوستان کی عالمی شناخت کو مضبوط کرنے میں مدد کی ہے۔ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت کے بارے میں بات کرتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ ہندوستان آج دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے اور اس کی عالمی شہرت اور اختراعات نے بے شمار نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ این آر آئیز سرمایہ کاری اور اختراع کے ذریعے ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ لوک سبھا اسپیکر نے این آر آئیز کو 'ترقی یافتہ ہندوستان' کی مہم کے تحت دستیاب مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی بھی ترغیب دی۔ مسٹر برلا نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان تعلقات صرف سرکاری دوروں اور دستاویزات تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ دونوں ممالک کے لوگوں کے درمیان باہمی روابط، تعلقات، ثقافتی تبادلے اور باہمی احترام پر بھی مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان تاریخی تعلقات کو مضبوط بنانے میں ہندوستانی تارکین وطن کا کردار اہم رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی محنت اور لگن کے ذریعہ دونوں ممالک کی ترقی میں حصہ ڈالا ہے۔ مسٹر برلا نے کہا کہ زبان، خوراک، روایات اور ثقافتی تبادلے ان مضبوط رشتوں کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سائنس، صحت، تعلیم، تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان بڑھتی ہوئی ساجھیداری دونوں ممالک کی ترقی کے لیے اہم ثابت ہو رہی ہے۔ تاشقند میں بین پارلیمانی یونین کی 150ویں اسمبلی کے موقع پر لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے جارجیا کی پارلیمنٹ کے چیئرمین شلوا پاپوشولی سے ملاقات کی۔ اس موقع پر مسٹر برلا نے پارلیمانی سفارت کاری کو مضبوط بنانے اور تجارت، سیاحت اور اختراع میں تعاون بڑھانے پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کثیر جہتی فورمز میں ہندوستان کی وکالت کی۔

تہوار باہمی گفتگو اور بھائی چارہ بڑھانے کا بہترین موقع: سعادت اللہ حسینی

نئی دہلی، 8اپریل (یو این آئی) ملک میں موجود نفرت کے ماحول پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی، ہند سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ تہوار خوشیاں منانے اور بانٹنے کا ذریعہ ہوا کرتا تھا لیکن افسوس کی بات ہے کہ اسے نفرت اور اشتعال پھیلانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے اس امر کا اظہار انہوں نے جماعت اسلامی ہند کی جانب سے منعقدہ عید ملن تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب تو کچھ لوگوں کے لئے تہوار بھی نفرت پھیلانے اور لوگوں کو بانٹنے کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ تہواروں کی آمد پر لوگ خوف و ہراس محسوس کرنے لگے ہیں۔ ایسے حالات میں پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہم عید اور دیگر تہواروں کے موقع پر ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور آپس میں خوشیاں بانٹنے کی کوشش کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تہواروں کا موقع باہمی گفتگو اور ڈائیلاگ کا موقع ہوتا ہے۔ اس سے آپسی بھائی چارہ اور خیر سگالانہ جذبات کو عام کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس وقت ملک کے جو حالات ہیں اور نفرت کی فضا گرم ہے نیز آپس میں نااتفاقیاں پیدا کی جا رہی ہے، ایسے حالات میں اس قسم کے پروگراموں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ مسٹر سعادت اللہ حسینی نے مزید کہا کہ ہم تہواروں کے مواقع کو خوشیاں بانٹنے کے لئے استعمال کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں سے ملیں۔ عید ملن کے اس پر مسرت موقع پر آپ تمام حضرات کی حاضری ہمارے لئے فال نیک ہے۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ اس موقع کو گلے شکوے دور کرنے اور خیر سگالی کو بڑھاوا دینے کے لئے استعمال کریں۔ انھوں نے کہا کہ وقف ترمیمی بل کے خلاف سبھی لوگوں نے جس طرح خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی خامیوں اور نقص کو اجاگر کیا، اس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہاں کئی ممالک کے سفیر اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے کے والے ہندوستانی نمائندے موجود ہیں۔ ہم آپ کی توجہ غزہ کی صورت حال کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ وہاں بچوں، خواتین اور معصوم شہریوں کا کھلے عام قتل عام ہو رہا ہے، داکٹروں، اسکول کی عمارتوں، اسپتالوں اور ایمبولینس کو بھی نہیں بخشا جا رہا ہے۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف داخل عرضی پر سپریم کورٹ میں 16 اپریل کو سماعت،

وقف قانون آئین، سیکولرازم اور ملک کے امن واتحاد کے لئے ایک بڑا خطرہ: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 8اپریل (یواین آئی) مرکزی حکومت کی جانب سے منظور کئے گئے وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف جمعیۃ علماء ہند داخل کردہ عرضی پر 16 اپریل کو سپریم کورٹ سماعت کرے گی یہ اطلاع جمعیۃ علماء ہند کی آج جاری کردہ ریلیز میں دی گئی ہے ریلیز کے مطابق گذشتہ پیر کو جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے پیش ہوتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ وکیل کپل سبل نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف داخل عرضی پر جلد از جلد سماعت کیئے جانے کی چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ سے گذارش کی تھی، چیف جسٹس نے کپل سبل کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ جلد ہی اس کے لئے تاریخ متعین کریں گے۔ رجسٹرار کی جانب سے ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی کو دی گئی اطلاع کے مطابق مولانا ارشد مدنی کی جانب سے داخل پٹیشن پر سپریم کورٹ 16/اپریل کو سماعت کرے گی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے اسے امید افزا پیش رفت قرار دیتے ہوئے آج اپنے ایک اہم بیان میں کہا ہے کہ ہمیں مکمل یقین ہے کہ اس اہم معاملہ میں عدالت سے ہمیں انصاف ملے گا، کیونکہ اس قانون کی بہت سی دفعات نہ صرف ملک کی آئین سے متصادم ہیں بلکہ ان سے شہریوں کی بنیادی اور مذہبی حقوق کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کی منظوری کے بعد سے ملک بھر کے مسلمانوں میں زبردست ہیجان اور غم وغصہ پایا جاتا ہے، کیونکہ جس طرح اپوزیشن کے اعتراضات اور مشورہ کو نظرانداز کر کے جبرایہ قانون لایا گیا ہے اس بات کا شدید خدشہ پیدا ہو چلا ہے کہ اب وقف املاک سے نہ صرف چھیڑ چھاڑ ہو سکتی ہے بلکہ اس قانون کی آڑ میں مسلمانوں کو ان کے اس عظیم ورثہ سے بھی محروم کیا جا سکتا ہے۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ نئے قانون کی بعض دفعات کے مطالعہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی

نیت ٹھیک نہیں ہے، اور یہ قانون مسلمانوں کی فلاح وبہبود یا وقف امور میں شفافیت لانے کے لئے نہیں بنایا گیا ہے، بلکہ وقف املاک پر قبضہ کرنے کے لئے ہی یہ قانون سازی ہوئی ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف پورے ملک میں تنازعات کا ایک نیا محاذ کھل سکتا ہے، بلکہ اس کا فائدہ اٹھا کر فرقہ پرست طاقتیں ملک کے امن واتحاد میں بھی آگ لگا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون ایسے وقت میں لایا گیا ہے جب پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی آندھی چل رہی ہے، ہماری بہت سی مساجد اور درگاہوں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے، وہاں مندر ہونے کے دعویٰ کئے جا رہے ہیں، چنانچہ اگر ان حالات میں یہ غیر آئینی قانون بھی نافذ ہو گیا تو پھر ان بے لگام فرقہ پرست طاقتوں کو ہماری عبادت گاہوں، خانقاہوں، قبرستانوں اور امام باڑگاہوں کو نشانہ بنانے کا قانونی جواز بھی مل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر امید ہیں کہ آئندہ 16 اپریل کو اس پر ایک مثبت بحث ہوگی اور ہمارے وکلاء اس قانون کی ممکنہ تباہ کاریوں کے بارے میں عدالت کو قائل کرنے میں کامیاب رہیں گے کیونکہ یہ قانون غیر آئینی ہی نہیں ملک کے سیکولرازم اور امن واتحاد کے لئے بھی ایک بڑا خطرہ ہے۔ لیکن ابھی یہ واضح نہیں کیا گیا کن ججوں پر مشتمل بینچ اس مقدمہ کی سماعت کریگی۔ وقف ترمیمی قانون پر صدر جمہوریہ کی مہر لگ جانے کے بعد مولانا ارشد مدنی نے سب سے پہلے سپریم کورٹ میں پٹیشن داخل کی تھی اور اس پر جلد از جلد سماعت کئے جانے کی گذارش بھی کی گئی تھی۔ مولانا ارشد مدنی نے وقف ترمیمی قانون کی مختلف دفعات کو نہ صرف چیلنج کیا ہے بلکہ قانون کو نافذ العمل ہونے سے روکنے کے لیئے عدالت سے عبوری ہدایت کی درخواست بھی کی ہے۔ 16 اپریل کی سماعت پر عدالت سے جمعیۃ علماء ہند کے وکلاء قانون کو لاگو ہونے سے روکنے کے لیئے عبوری ہدایت جاری کرنے کی درخواست پر بھی بحث کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کی اس پٹیشن میں تحریر ہے کہ یہ قانون غیر آئینی ہے اور وقف املاک کے لیئے تباہ کن ہے، جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل پٹیشن کا ڈائری نمبر 18261 / 2025 ہے۔ پٹیشن میں کہا گیا ہے کہ وقف ٹریبونل کے فیصلوں کو ختم کرنا، مبہم اور پیچیدہ طریقہ کار وقف ترمیمی قانون وقف املاک کی حفاظت کے بجائے اسے کمزور کرتا ہے جو آئین ہند کی دفعات 14 اور 15/ کی صریحا خلاف وزری ہے۔ اخیر میں پٹیشن میں تحریر ہے کہ غیر آئینی ترمیمات کی وجہ سے وقف ایکٹ 1955 کی بنیادوں کو نقصان پہنچا ہے اور یہ آئین ہند کی دفعات 14,15,16,25, 26,,300A کی خلاف وزری ہے، اور یہ وقف ترمیمی قانون نے حکومت کو انتظامی کنٹرول بہت زیادہ دے دیا ہے۔

گزشتہ 10 برسوں میں 37.52 کروڑ اکاؤنٹس کے ذریعے 65.33 لاکھ کروڑ روپے کے مدرا قرض تقسیم کیے گئے

نئی دہلی، 8اپریل (یواین آئی) چھوٹے اور درمیانہ کاروباریوں کا اعتماد پردھان منتری مدرا یوجنا کی طرف بڑھا ہے، جس کی وجہ سے گزشتہ 10 برسوں میں 37.52 کروڑ کھاتوں کے ذریعے 65.33 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے مدرا قرضے دیے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 8اپریل 2015 کو پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) کا آغاز کیا تھا۔ مدرا یوجنا کا مقصد غیر کارپوریٹ اور غیر زرعی آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں کے لیے بغیر کسی ضمانت کے 20 لاکھ روپے تک کے قرضوں تک آسان رسائی فراہم کر کے مالی شمولیت کو فروغ دینا ہے۔ اس سے پہلے قرض کی یہ حد 10 لاکھ روپے تھی جسے 24 اکتوبر 2024 کو بڑھا کر 20 لاکھ روپے کر دیا گیا تھا۔ یہ قرضے بینکوں، غیر بینکنگ مالیاتی اداروں (این بی ایف سی)، ایم ایف آئی اور دیگر مالیاتی اداروں کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے تحت ترون پلس کے نام سے قرض کی ایک نئی کیٹیگری کا اعلان کیا گیا ہے جو خاص طور پر ان لوگوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جنہوں نے پہلے ترون زمرے کے تحت قرض لیا ہے اور اسے کامیابی سے ادا کیا ہے۔ یہ انہیں 10 لاکھ سے 20 لاکھ روپے کے درمیان فنڈنگ حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مزید برآں، مائیکرو یونٹس کے لیے کریڈٹ گارنٹی فنڈ (سی جی ایف ایم یو) اب ان بہتر قرضوں کے لیے گارنٹی کوریج فراہم کرے گا۔ اس سے ہندوستان میں صنعت کاری کے لیے ماحولیاتی نظام کو پروان چڑھانے کے لیے حکومت کے عزم کو مزید تقویت ملتی ہے۔ مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ای) بڑی صنعتوں کی تکمیل کے لیے معاون اکائیوں کے طور پر اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ملک کی جامع صنعتی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کاروباری ادارے معیشت کے مختلف شعبوں میں اپنی موجودگی کو مسلسل بڑھا رہے ہیں اور ملکی اور بین الاقوامی منڈیوں کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے متنوع مصنوعات اور خدمات پیش کر رہے ہیں۔ مدرا یوجنا ایک قابل ذکر حکومتی اقدام ہے جو ایم ایس ایم ای کو قرض حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اسے "غیر مالی اعانت فراہم کرتے" کے لیے ایک وقف شدہ اسکیم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) کی کامیابی کے 10 سال مکمل ہونے کے موقع پر کہا، "اس کا مقصد محنتی مائیکرو انٹرپرائزز اور پہلی نسل کے کاروباریوں کو بااختیار بنانا ہے۔ غیر مالی اعانت سے محروم افراد کی مالی اعانت کے وزیر اعظم کے وژن سے متاثر ہو کر، یہ اسکیم وقتی طور پر مفت فراہم کرنے کے ذریعے مالیاتی نظام میں خلاء کو پر کرنے کے ان چھوٹے کاروباری اداروں کو بغیر کسی ضمانت کے قرض دئے گئے جنہیں ادارہ جاتی قرض تک رسائی میں اہم چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ لاکھوں لوگوں کو بااختیار بنانے اور جامع ترقی کے خواب کو پورا کرنے میں پی ایم ایم وائی کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر خزانہ نے کہا کہ 52 کروڑ سے زیادہ مدرا قرض کھاتوں کے لیے 65.33 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی منظوری کے ساتھ، یہ اسکیم کروڑوں کاروباری طبقے، خاص طور پر پسماندہ سماج کے کروڑوں لوگوں کی امنگوں کو پنکھ دینے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوئی ہے۔ اس کے تحت، 2015 سے، درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے مختلف پسماندہ طبقات کو 58.11 لاکھ کروڑ روپے کے مدرا قرضوں کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے ذریعے وزیر اعظم کے سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پرایاس کے منتر کو حقیقت میں نافذ کیا گیا ہے۔

وقف ترمیمی قانون نہ صرف غیر آئینی ہے بلکہ وقف جائداد ہڑپنے کا راستہ ہموار کرے گا: سرفراز احمد صدیقی

نئی دہلی، 8اپریل (یواین آئی) حالیہ دنوں میں منظور کئے گئے وقف ترمیمی قانون کو مسلم سماج کے لئے نہایت نقصان دہ قرار دیتے ہوئے دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور سپریم کورٹ کے معروف وکیل سرفراز احمد صدیقی نے کہا کہ یہ قانون نہ صرف غیر آئینی ہے بلکہ وقف جائداد ہڑپنے کا راستہ ہموار کرے گا انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے پارلیمنٹ میں اس بل کی سختی سے مخالفت کی تھی اور اس کی خامیوں کو دلائل کے ساتھ اجاگر کیا تھا لیکن اقتدار کے نشے مست بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت نے کانگریس سمیت تمام اپوزیشن پارٹیوں کے دلائل کو نظرانداز کر کے اس بل کو دونوں ایوانوں میں دیر رات گئے تھے پاس کرایا اور صدر جمہوریہ نے بھی مسلم تنظیموں کی اپیل اور ملنے کا وقت دینے کے بجائے رات میں دستخط کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طریقہ کار سے انداز ہوتا ہے کہ حکومت کی نظر میں مسلمانوں کے جذبات واحساسات کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ مسلم تنظیموں نے جے پی سی سے ملاقات کر کے بل کی ساری خامیوں اجاگر کیا تھا اور یہ کہا تھا کس طرح وقف جائداد مسلمانوں کے ہاتھوں سے چلی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل آئین کی متعدد دفعات کی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے قانون کو واپس لیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہمیشہ کی طرح وقف ترمیمی قانون کے سلسلے میں مسلمانوں کے جذبات واحساسات کے ساتھ ہے اور اس لڑائی میں پارٹی کے رہنما شانہ بشانہ ساتھ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے جس طرح منمانا طریقے اس بل پاس کیا ہے ماضی میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اکثریت ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جس کے لئے قانون بنایا جا رہا ہے ان کو نظرانداز کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کے خلاف ہم لوگ سڑک سے پارلیمنٹ تک لڑائی لڑیں گے۔

ملک کے 24 کروڑ مسلمانوں نے وقف بل کو مسترد کیا ہے: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر، 8اپریل (یواین آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ گزشتہ دس سال سے جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ جو کچھ کیا گیا، وہ ہم کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے 24 کروڑ مسلمانوں نے وقف بل کو مسترد کر دیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار موصوف نے یہاں کارکنوں سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کی ابتدائی تحریک ناانصافی، غلامی، دھونس، دباؤ اور خوف وہراس کے خاتمے کے لیے مرحوم شیخ محمد عبداللہ کی قیادت میں شروع ہوئی تھی، اور یہ تحریک شخصی راج کے اس دور سے نجات کا باعث بنی، جس میں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ گزشتہ 10 سال، خصوصاً 2019 کے بعد، جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ جو کچھ کیا گیا، وہ ہم کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان دس برسوں کے دوران عوام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے اور ایک ایک کر کے ان کے حقوق چھینے گئے، جو ناقابل فراموش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جموں وکشمیر میں ایک عوامی حکومت قائم ہوئی ہے اور لوگوں نے راحت کی سانس لی ہے۔ ان کے مطابق جموں وکشمیر کی تعمیر وترقی اور عوام کی فلاح وبہبود کے لیے ریاستی درجے کی بحالی ناگزیر ہے، کیونکہ اسی صورت میں حکومت مزید موثر طریقے سے کام کر سکتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نیشنل کانفرنس جموں وکشمیر کے خصوصی درجے کی بحالی کی جدوجہد سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوگی، کیونکہ جموں وکشمیر کے عوام کے حقوق ہمارے لیے زندگی اور موت کا سوال ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے روزِ اول سے ہی وقف ترمیمی بل کی مخالفت کی ہے، اور ہم آج بھی اسے مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے 24 کروڑ مسلمانوں نے بھی اس بل کو مسترد کیا ہے کیونکہ یہ بل کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے حق میں نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ملک کی سب سے بڑی عدالت، سپریم کورٹ، میں مسلمانوں کو انصاف ملے گا۔

اساتذہ تقرری گھوٹالہ: سپریم کورٹ نے بنگال کابینہ کے خلاف سی بی آئی جانچ کے فیصلے کو مسترد کر دیا

سپریم کورٹ کے فیصلے پر نوکری سے محروم ہو جانے والے اساتذہ کا کوئی رد عمل نہیں

کلکتہ 8اپریل (یواین آئی) سپریم کورٹ کے ذریعہ 26 ہزار اساتذہ اور غیر تدریسی عملہ کی نوکری منسوخ کئے جانے کی وجہ سے تنقیدوں کا سامنا کر رہی مغربی بنگال حکومت کو آج سپریم کورٹ نے ایک معاملے میں راحت دیتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ ایس ایس سی میں 800,6 اضافی آسامیاں پیدا کرنے کے فیصلے جس پر کلکتہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے اس حکم کے خلاف سی بی آئی تحقیقات کا حکم دیا تھا اس معاملے میں سی بی آئی جانچ کے حکم کو خارج کر دیا۔ اس کے نتیجے میں ریاستی حکومت کو بڑی راحت ملی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اضافی آسامیاں پیدا کرنے کے لیے تجاویز لی گئیں۔ گورنر کی منظوری بھی لی گئی۔ اس لیے اس میں عدالتی مداخلت کی ضرورت نہیں۔ واضح رہے کہ 2022 میں ریاستی کابینہ نے ان آسامیوں کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ گورنر نے بھی اس فیصلے کی منظوری دے دی۔ الزام یہ تھا کہ یہ آسامیاں بھرتیوں میں ہونے والی بدعنوانی کو چھپانے کے لیے کی گئی تھی۔ لیکن ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ خالی جگہ قانونی طور پر پیدا نہیں کی گئی تھی۔ سی بی آئی کابینہ کے ارکان کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے اور ضرورت پڑنے پر ان سے پوچھ گچھ کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے بالآخر اس حکم کو مسترد کر دیا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی صدارت والی بنچ نے منگل کو کلکتہ ہائی کورٹ کی طرف سے جاری کردہ سی بی آئی جانچ کے حکم کو مسترد کر دیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اضافی اسامیاں پیدا کرنے کے لیے ضروری مشاورت کی گئی۔ گورنر کی منظوری بھی مانگی گئی ہے۔ اس لیے عدالتی مداخلت کی ضرورت نہیں۔ اس فیصلے سے ممتا اور ریاستی کابینہ کو راحت ملی ہے۔ مئی 2022 میں، محکمہ تعلیم نے ایس ایس سی بھرتی کے لیے تقریباً 6000 اضافی آسامیاں پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا۔ اس فیصلے کو ریاستی کابینہ نے بھی منظوری دے دی ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ اضافی آسامیاں پیدا کرنے کا فیصلہ غیر قانونی ہے۔ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے یہ بھی کہا کہ سی بی آئی ضرورت پڑنے پر کابینہ کے ارکان سے پوچھ گچھ کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگا دی تھی۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بارے میں وکیل بکاس رنجن بھٹاچاریہ نے کہا کہ سپریم کورٹ نے سی بی آئی تحقیقات کے حکم کو مسترد کر دیا ہے کیونکہ سی بی آئی کابینہ کے فیصلے کی تحقیقات نہیں کر سکتی۔ کابینہ کے خلاف سی بی آئی تحقیقات نہیں ہوگی۔ لیکن دیگر جاری فوجداری مقدمات جاری رہیں گے۔ فیصلے کے بارے میں بی جے پی لیڈر شیامک بھٹاچاریہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے 26000 ملازمتوں کے بارے میں ایک کمزور اسکرپٹ تیار کیا ہے جو ختم ہو چکی ہیں۔ انہیں ریلیف نہیں ملا ہے، یہ بڑا سوال ہے۔ دھوکے میں آئے دن سڑکوں پر بیٹھنے والوں کو کیا سکون ملا؟ اب جو اضافی آسامیاں پیدا ہوئیں ان کا کیا ہوا؟ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ مسئلہ جوں کا توں ہے۔ نوکری نہیں ملے گی۔ نااہل کو الگ کرنا اب بھی ممکن ہے۔ انجنیئر گنگو پادھیائے نے کہا ہے کہ وہ اس میں مدد کریں گے۔ اس کے بارے میں ترنمول لیڈر کنال گھوش نے کہا کہ اپوزیشن بالخصوص چند وکلاء کابینہ کے خلاف سی بی آئی تحقیقات پر حکومت کے خلاف بہتان تراشی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آج سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ عدالت بھی طرح کابینہ کے فیصلے کے خلاف سی بی آئی جانچ کا حکم نہیں دے رہی ہے۔ یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو اپوزیشن کو بے نقاب کرتا ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے نے اپوزیشن کی سیاست کرنے والوں کو بے نقاب کر دیا۔ سپریم کورٹ نے آج مغربی بنگال حکومت کے ذریعہ اساتذہ کی اضافی آسامیاں تخلیق کرنے کے کابینہ کے فیصلے خلاف سی بی آئی جانچ کے حکم کو مسترد کر دیا۔ تاہم شہید مینار پر احتجاج کر رہے بے روزگار افراد نے کہا کہ اس فیصلے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ملنے والا۔ اضافی آسامیاں پیدا کرنے کے حکومت کے فیصلے پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ عدالت کو فیصلہ کرنا ہے، لیکن ہم نے دیکھا کہ کرپشن کرنے والوں کو سزا نہیں دی گئی،

مجرموں کی ملی بھگت سے چل رہی ہے این ڈی اے حکومت: تیجسوی

پٹنہ، 8اپریل (یواین آئی) بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سینئر لیڈر تیجسوی پرساد یادو نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں حکومت مجرموں کے گٹھ جوڑ کی مدد سے چل رہی ہے۔ مسٹر یادو نے منگل کو بہار حکومت پر الزام لگایا کہ وہ ریاست میں نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے ذریعہ مجرموں کے ساتھ مل کر چلائی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ پوسٹ سوشل میڈیا سائٹ ایکس پر شیئر کی ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے کرائم بلیٹن جاری کیا ہے۔ بلیٹن میں تیجسوی نے بہار میں مختلف جرائم کے 117 واقعات کا ذکر کیا ہے۔ حزب اختلاف کے لیڈر نے سوشل میڈیا ہینڈل ایکس پر لکھا "جو بی جے پی-نتیش اور مجرموں کے گٹھ جوڑ سے چلائی جانے والی این ڈی اے حکومت کے تحت پچھلے کچھ دنوں کے صرف اور صرف چند مجرمانہ واقعات کو شمار کرایا۔" اس کے بعد انہوں نے 117 مجرمانہ واقعات کی تفصیلات بتائی ہیں۔ اس سے پہلے پیر کو بھی مسٹر یادو نے ریاست کی نتیش حکومت پر حملہ کیا تھا۔ انھوں نے ایکس پر لکھا "بہار میں امن وامان کی خراب صورتحال اور بے حس حکومت کی وجہ سے بہار کے عام کا گھر میں رہن